اسلامی لٹریچر
میں
خوفناک تحریف

اسلامی لٹریچر میں

خوفناک تحریف

مولّفہ

☆ مولانا دوست محمد صاحب شاہدؔ

نام کتاب: اسلامی لٹریچر میں خوفناک تحریف

مصنف: مولانا دوست محمد شاہد صاحب

مؤرخِ احمدیت

سن اشاعت: 2005ء

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
1	صحافت پاکستان کا انکشاف	4
2	اسلامی لٹریچر میں خوفناک تحریف (ایک تحقیقی مقالہ)	4
3	محرف شدہ کتابوں کا تذکرہ	5
4	مجموعہ خطب	12
5	معراج نامہ	13
6	تذکرۃ الاولیاء	14
7	اربعین فی احوال المہدیین	28
8	تعطیر الانام	35
9	اشارات فریدی	37
10	شمائل ترمذی	57
11	مسلم شریف	58
12	اسباب نزول واحدی	61
13	تفسیر مجمع البیان	64
14	تفسیر الصافی	65
15	ترجمہ قرآن مجید (حضرت شاہ رفیع الدین)	66
	اصل اور محرف شدہ نسخوں کے عکس	

صحافت پاکستان کا انکشاف

29 مئی 1974ء کے مبیّنہ سانحہ ربوہ سے صرف بارہ دن پیشتر صحافت پاکستان کے ذریعہ سے پہلی بار یہ سنسنی خیز انکشاف منظر عام پر آیا کہ ایک خصوصی سازش کے تحت اسلام کے قدیم اور بیش قیمت لٹریچر میں تیزی سے تحریف کی جارہی ہے جو مجموعہ خطب سے لے کر احادیث بلکہ تراجم وتفاسیر قرآن پر محیط ہو چکا ہے اس سلسلہ میں لاہور کے موقر اخبار امروز 17 مئی 1974ء صفحہ 4 پر حسب ذیل نوٹ سپرد اشاعت کیا جو ملک میں علمی اور درد مند حلقوں میں پوری توجہ اور اضطراب وتشویش سے پڑھا گیا یہ نوٹ خاکسار کی برسوں کی تحقیق کا نہایت مختصر سا خلاصہ تھا جس کا مقصد عشاق رسول عربیؐ کو اس لرزہ خیز منصوبہ سے خبردار کرنا تھا۔

؎ اٹھو وگرنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی

دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

اس نوٹ کا مکمل متن پیش خدمت ہے۔

''کچھ عرصہ سے بزرگان سلف کی بعض کتابوں میں ردو بدل کا سلسلہ شروع ہے۔ جدید ایڈیشنوں میں بعض حوالوں کو اپنے معتقدات کے سانچہ میں ڈھالا جارہا ہے۔ بعض کتابوں کے متن میں ترمیم وتنسیخ اور حذف واضافہ کیا گیا ہے۔ بعض جگہ صفحوں کے صفحے خارج کر دیئے گئے ہیں۔ قدیم اسلامی لٹریچر میں ترمیم وتنسیخ کا یہ منصوبہ نثر اور نظم دونوں پر حاوی ہے اور مواعظ وخطبات، سیرت وسوانح، تصوف، عقائد اور کلام وحدیث کی کتابوں تک ہی نہیں، قرآن مجید کے ترجم اور تفسیر تک جا پہنچا ہے۔''

موجودہ ابتدائی تحقیق کے مطابق مندرجہ ذیل کتابیں قطعی طور پر ردوبدل کی اس سازش کا شکار ہو چکی ہیں۔

۱۔ تذکرۃ الاولیاء۔ تصنیف حضرت شیخ فرید الدین عطارؒ

۲۔ الاربعین فی احوال المہدیین مؤلفہ حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ

۳۔ شمائل ترمذی از حضرت امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ

۴۔ صحیح مسلم شریف۔ حضرت امام مسلم بن حجاج قیشریؒ

۵۔ تفسیر مجمع البیان۔ حضرت الشیخ فضل ابن الحسن ابطری المشہدیؒ

۶۔ ترجمہ قرآن مجید از حضرت شاہ رفیع الدین صاحبؒ

اس وقت صرف تذکرۃ الاولیاء کے حذف شدہ حوالوں میں سے چند مثالیں پیش ہیں۔

تذکرۃ الاولیاء:

دنیائے اسلام کے ممتاز صوفی اور نامور عارف حضرت شیخ فرید الدین عطارؒ (المتوفی ۶۱۸ھ، ۱۲۲۱ء) کی تذکرۃ الاولیاء کو شہرت دوام حاصل ہے۔ یہ کتاب کثیر التعداد اولیاء وصوفیا کے ایمان پرور حالات وشمائل کا بہترین ماخذ اور تصوف اسلامی کا نچوڑ تسلیم کی جاتی ہے۔ اصل کتاب فارسی زبان میں ہے جس کا پہلا مستند اور بامحاورہ اردو ترجمہ جناب عطاء الرحمان صاحب صدیقی دہلوی کے قلم کا رہین منت ہے جو ملک چنن دین صاحب نقشبندی مجددی تاجر کتب منزل نقشبندیہ کشمیری بازار لاہور نے اپریل 1925ء میں بہ صرف کثیر نہایت صحت سے چھپوایا تھا۔

علامہ عبدالرحمان صاحب شوق نے کتاب کے بعض فرمودات کو اپنے

معتقدات کے مطابق نہ پا کر ایک اور ترجمہ کیا۔ جس کا دوسرا ایڈیشن ملک سراج دین اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور نے 1956ء میں سپرد اشاعت کیا۔ علامہ شوق نے 1925ء کے مستند اور بامحاورہ اردو ترجمہ کے بعض مقامات پر خط تنسیخ کھینچ کر ان کو اپنے ترجمہ سے یکسر خارج کر دیا۔ حالانکہ تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ (306ھ 1889ء) مطبع محمدی لاہور میں یہ سب حوالے موجود ہیں۔

صرف چند مثالوں پر اکتفا کی جاتی ہے۔ حذف شدہ فرمودات کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

ا۔ منقول ہے کہ کسی آدمی سے آپ (حضرت ابو یزید بسطامیؒ ناقل) پوچھا۔ کہاں جاتے ہو؟ کہا حج کو۔ پوچھا۔ کچھ پاس ہے؟ کہا دوسو درہم۔ فرمایا۔ یہ مجھے دے دو، کیونکہ عیال دار ہوں اور سات بار میرے گرد پھر کر واپس چلا جا۔ تیرا حج یہی ہے۔ اس نے ویسا ہی کیا اور پھر واپس چلا گیا۔

(ترجمہ تذکرۃ الاولیاء صفحہ 128 مطبوعہ منزل نقشبندیہ۔ لاہور)

۲۔ فرمایا (حضرت محمد علی حکیم الترمذیؒ ناقل) کہ مجذوب کی کئی ایک منازل ہیں۔ چنانچہ بعض کو نبوت کا تیسرا حصہ ملتا ہے اور وہ خاتم الاولیاء اور تمام اولیاء کا سردار ہوتا ہے جیسا کہ مصطفیٰ ﷺ خاتم الانبیاء اور تمام انبیاء کے سردار تھے اور نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم تھی۔ (ایضاً صفحہ 422)

۳۔ جس طرح عورتوں کو (قول حضرت ابوبکر واسطیؒ ناقل) حیض آتا ہے اسی طرح مریدوں کے لیے راہ ہدایت میں حیض ہے۔ مرید کی راہ کا حیض گفتگو سے آتا ہے۔ بعض ایسے ہوتے ہیں جو ناپاک حالت میں رہتے ہیں۔ کبھی پاک ہی نہیں

ہوتے اور بعض ایسے ہیں جن کو یہ حیض لاحق ہی نہیں ہوتا ۔ وہ ساری عمر پاک رہتے ہیں۔ (ایضاً صفحہ 477)

۴۔ میں (حضرت ابوالحسن خرقانیؒ) ماسوائے اللہ سے زائد ہو گیا۔ پھر جب میں نے اپنے آپ کو بلایا تو حق تعالیٰ سے آواز آئی ۔ میں نے خیال کیا کہ اب میں خلقت سے آگے بڑھ گیا ہوں ۔ میں لبیک الھم لبیک کہتے ہوئے مُحرم ہو گیا۔ پھر حج کرنے لگا۔ اور وحدانیت میں جب طواف کرنے لگا تو بیت المعمور نے میری زیارت کی۔ کعبہ نے میری تسبیح پڑھی ۔ ملائکہ نے میری تعریف کی ۔ پھر ایک نور نمودار رہوا۔ جس میں حق تعالیٰ کا مقام تھا۔ جب اس مقام میں پہنچا تو میری ملکیت میں کوئی چیز بھی نہ رہی۔ (صفحہ 521)

۵۔ نیز فرمایا (حضرت ابوالحسن خرقانیؒ ۔ ناقل) کہ ایک روز اللہ تعالیٰ سے آواز آئی کہ جو شخص تیری مسجد میں داخل ہو گا۔ اس کے گوشت پوست پر دوزخ حرام ہو جائے گی اور جو بندہ تیری مسجد میں دو رکعت نماز ادا کرے گا، خواہ تیری زندگی میں خواہ تیری زندگی کے بعد وہ قیامت کے دن عابدوں میں اٹھے گا۔ (صفحہ 549)

۶۔ پیغمبر علیہ السلام سے منقول ہے (قول حضرت ابوالقاسم نصر آبادیؒ) کہ بعض قبرستان ایسے ہوں گے کہ ان کے چاروں کونے پکڑ کر اسے بغیر حساب کے بہشت میں ڈال دیں گے۔ ان میں سے ایک بقیع بھی ہے۔ (صفحہ 616)

بہت سے حذف شدہ حوالوں میں سے صرف چھ اوپر درج کئے گئے ہیں۔

آپ کو یہ معلوم کر کے تعجب ہو گا کہ اب ایک اور صاحب نے نہایت خوبی و کمال اور محنت و عرق ریزی سے ایک ''نیا تذکرۃ الاولیاء'' لکھا ہے جس کے پہلے حصہ میں اصل

تذکرۃ الاولیاء کا اپنے مفید مطلب خلاصہ شامل کر لیا۔ اور حصہ دوم میں برصغیر پاک و ہند کے بعض صوفیاء کے حالات درج کر دیئے ہیں۔ اس مصلحت آمیز کاروائی کے نتیجہ میں بھی بعض حوالے مستقل طور پر نظروں سے اوجھل ہو گئے ہیں۔ ان میں سے بھی چند حوالے پیش خدمت ہیں۔

۱۔ نیز فرمایا (حضرت امام جعفر صادقؒ) کے الہام مقبولوں کا وصف ہے اور بغیر الہام استدلال کرنا مردودوں کا فعل ہے۔ (صفحہ 15)

۲۔ اگر پیغمبر میں معجزہ ہے تو ولی میں کرامت ہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی برکت سے جس نے حرام کی ایک دمڑی اس کے مالک کو واپس کر دی، اسے نبوت کا درجہ مل گیا اور نیز فرمایا کہ سچا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے۔ (صفحہ 60)

۳۔ منقول ہے کہ جب آپ (حضرت ابو یزید بسطامیؒ) مسجد میں جاتے تو کھڑے روتے رہتے۔ لوگ پوچھتے کیوں فرماتے میں اپنے تئیں حیض والی عورت کی طرح پاتا ہوں۔ (صفحہ 28)

۴۔ آپ (حضرت سفیان ثوریؒ) بصرہ میں بیمار پڑ گئے آپ کو اسہال کی بیماری تھی۔ لیکن عبادت سے ایک دم بھی آرام نہ لیتے تھے۔ اس رات حساب کیا تو آپ نے ساٹھ مرتبہ اٹھ کر وضو کیا اور نماز ادا کی۔ (صفحہ 181)

؎

دوستو! اک نظر خدا کے لیے

سید الخلق مصطفیٰ کے لیے

تحریک احمدیت کے علم کلام کی برتری، حقانیت اور فتح مبین کا دستاویزی ثبوت یہ بھی ہے۔ کہ غیر احمدی علماء نے سلسلہ احمدیہ کے زبردست دلائل، منقولی شواہد اور فیصلہ کن حقائق کے مقابل علمی طور پر عبرت ناک شکست کھا جانے کے بعد اپنے ہی مسلمہ بزرگان سلف کی کتابوں میں ردو بدل کرنا شروع کر دیا ہے۔ ان کے جدید ایڈیشنوں میں ترمیم کر کے ان کو اپنے معتقدات کے سانچہ میں ڈھالا جا رہا ہے۔ بعض کتابوں کے متن میں سے صفحوں کے صفحے خارج کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح بعض تراجم میں سے عہد اول کے بہت سے علمائے ربانی اور صوفیائے عظام کے ایسے واقعات و فرمودات کو نہایت پر اسرار طریق سے نکالا جا رہا ہے جو احمدی مناظرِ قیام پاکستان سے قبل سالہا سال تک اپنے مباحثوں میں پیش کیا کرتے تھے۔ اور جن کا ایک معتد بہ حصہ احمدیہ لٹریچر میں محفوظ ہے اور سلسلہ احمدیہ کی تبلیغی تاریخ کا ایک دائمی حصہ بن چکا ہے۔

اسی ضمن میں یہاں تک بے باکی اور دیدہ دلیری کا مظاہرہ کیا گیا ہے کہ خود تراشیدہ اور من گھڑت الفاظ یا فقرات کو بلا تامل

اسلام کی گذشتہ بلند پایہ شخصیتوں کیطرف منسوب کردیا گیا ہے۔

قدیم اسلامی لڑیچر میں ترمیم و تنسیخ اور حذف و اضافہ کا یہ منصوبہ وسیع پیمانے پر منصّۂ شہود پر آچکا ہے اور اس کا دائرہ نثر اور نظم دونوں پر حاوی ہے اور مواعظ و خطبات، سیرت و سوانح و تصوف، عقائد اور کلام و حدیث کی کتابوں تک ہی نہیں قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر تک جا پہنچا ہے۔

جدید تحقیق کے مطابق مندرجہ ذیل کتابیں قطعی طور پر رد و بدل کی اس سازش کا شکار ہو چکی ہیں۔

۱۔ مجموعہ خطب (مؤلفہ مولانا محمد مسلم صاحب مرحوم)

۲۔ معراج نامہ (مولوی قادر یار صاحب مرحوم)

۳۔ تذکرۃ الاولیاء (تصنیف حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ)

۴۔ اربعین فی احوال المہدیّین (مؤلفہ حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ)

۵۔ تعطیر الانام (مؤلفہ حضرت شیخ عبدالغنی النابلسیؒ)

۶۔ اشارات فریدی حصہ سوم (افادات حضرت خواجہ غلام فرید صاحب سجادہ نشین چاچڑاں شریف)

۷۔ شمائل ترمذی (از حضرت امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ)

۸۔ صحیح مسلم شریف (حضرت امام مسلم بن حجاج قیشریؒ)

۹۔تفسیر مجمع البیان (الشیخ فضل ابن الحسن الطبری)

۱۰۔تفسیر الصافی (محمد بن مرتضیٰ الفیض الکاشانی)

۱۱۔ترجمہ قرآن کریم (از حضرت شاہ رفیع الدین صاحبؒ)

مجموعہ خطب: انیسویں صدی کے مسلم پنجاب میں اہل سنت والجماعت کے ایک مشہور عالم وخطیب مولانا محمد مسلم (ولادت 1805ء وفات 1880ء) گزرے ہیں جن کو جامع البرکات والکمالات کا خطاب دیا جاتا ہے۔حضرت مولوی صاحب 'گلزار آدمؑ'، 'گلزار موسیٰؑ' 'گلزار سکندری' 'گلزار محمدیﷺ' 'تاثیر الصلوٰۃ' اور 'تقویۃ الاسلام' وغیرہ پنجابی کتابوں کے مؤلف تھے[۱]۔آپ کا لکھا ہوا مجموعہ خطب بہت مقبول ہے۔جس کے مواعظ اور اشعار شہروں اور دیہات میں منبروں پر مدتوں تک گونجتے اور بڑے شوق اور ذوق سے سنائے جاتے رہے ہیں۔آپ کے مجموعہ کتب میں ایک شعر یہ درج تھا۔

اسماعیلؑ اسحقؑ نہ رہیا موسیٰؑ عیسیٰؑ نالے

ہور الیاسؑ داؤدؑ پیغمبر پیتے اجل پیالے

(مجموعہ خطب صفحہ 14، 1319ھ 1902ء مطبع مفید عام لاہور)

یعنی حضرت اسماعیلؑ، اسحٰقؑ نیز موسیٰؑ اور عیسیٰؑ بھی نہ رہے اسی طرح الیاسؑ اور داؤدؑ پیغمبر نے بھی موت کے پیالے پی لیے۔

---

[۱] پنجابی شاعروں کا تذکرہ (پنجابی) مؤلفہ میاں مولا بخش کشتہ امرتسری صفحہ ۱۵۲

پہلے مصرعہ سے چونکہ وفات حضرت عیسیٰؑ کے احمدیہ نظریہ کی صریح تائید ہوتی ہے اور صاف طور پر کھل جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ ہی آج اہل سنت والجماعت کے قدیم عقائد پر گامزن ہے اس لیے اس رسالہ کا ایک نیا ایڈیشن تیار کیا گیا ہے جس میں مندرجہ بالا شعر کو بدل کر یہ الفاظ لکھ دیئے گئے ہیں۔

؎ اسماعیلؑ اسحٰقؑ نہ رہیا ہارونؑ موسیٰ نالے
لوطؑ اتے داؤدؑ پیغمبر پیتے اجل پیالے

("مجموعہ خطب پنجابی" صفحہ 12 ناشر سراج الدین اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور)

معراج نامہ

زبان اردو میں معراج نامہ کے نام سے صوفی اسلام اللہ اکبرالہ آبادی، شفیق اورنگ آبادی، نوازش علی خان شیدا، محمد باقر آگاہ، تصوّف حسین واصف اکبرالہ آبادی اور دوسرے اربابِ سخن نے متعدد رسالے شائع کئے مگر پنجاب میں جو پنجابی اور منظوم معراج نامہ مقبول خاص وعام ہوا۔ وہ مولوی قادر بخش صاحب المتخلص قادر یار مرحوم (ولادت 1802ء وفات 1892ء) کا تھا[1]۔ اس معراج نامہ کے تمام نسخوں میں یہ شعر آج تک موجود ہے۔

[1] ماچھیکے متصل ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ میں آپ کی قبر ہے۔

("پنجابی شاعروں کا تذکرہ" پنجابی صفحہ 163)

چپ محمدؐ حرف نہ کیتا سنّا نال غمی دے

دھانا رُوح جنابے خوابوں بُت مکان زمیں تے

دوسرے مصرعہ میں معراج کی اس حقیقت پر روشنی پڑتی ہے کہ اس اعجازی واقعہ کے دوران آنحضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی روح اقدس خواب میں اپنے خدا تک پہنچی تھی مگر جسد اطہر زمین پر ہی رہا تھا۔ اس مصرعہ سے چونکہ معراج روحانی پر مہر تصدیق ثبت ہوتی تھی اس لیے معراج نامہ کے جدید ایڈیشن تبدیل کر دیئے گئے ہیں اور اس کی بجائے مصرعہ ثانی یہ لکھ دیا گیا ہے۔

ع دھاناں رُوح جنابے خوابوں بُت سمیت چلیندے

(معراج نامہ مطبوعہ شیخ برکت علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور)

یعنی رسول اللہ ﷺ کی روح جناب الٰہی میں ایسی صورت میں حاضر ہوئی کہ آپ اپنے بت (یعنی جسم خاکی) سمیت چل کر گئے۔

تذکرۃ الاولیاء: دنیائے اسلام کے ممتاز صوفی اور نامور عارف حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ (المتوفی 618ھ 1221ء) بہت سی کتابوں کے مؤلف ہیں۔ جن میں تذکرۃ الاولیاء کو شہرت دوام حاصل ہوئی ہے۔ یہ کتاب کثیر التعداد اولیاء و صوفیاء کے ایمان پرور حالات و شمائل کا ماخذ اور تصوف اسلامی کا نچوڑ تسلیم کی جاتی ہے۔ اصل کتاب فارسی زبان میں ہے جس کا پہلا مستند اور بامحاورہ اردو ترجمہ جناب عطاء الرحمان صاحب صدیقی دہلوی کا رہین منت ہے جو ملک چنن دین صاحب نقشبندی مجددی تاجر کتب منزل نقشبندیہ کشمیری بازار لاہور نے اپریل 1925ء میں بصرفِ کثیر زر نہایت صحت سے چھپوایا تھا۔ اس کتاب میں سلسلہ احمدیہ کے علم کلام کی

تائید یا اس پر اعتراضات کے جواب میں بہت سے حوالے ملتے ہیں جن میں سے بعض کا تذکرہ سلسلہ احمدیہ کی کتب کے علاوہ جماعت کے مشہور مناظر خالدِ احمدیت ملک عبدالرحمان صاحب خادمؓ کی ''احمدیہ پاکٹ بک'' میں بھی موجود ہے۔ احمدیہ لٹریچر یا مناظرات میں ''تذکرۃ الاولیاء'' سے منقول جن بزرگوں کے اقوال و واقعات سے استنباط کیا جاتا رہا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں:

حضرت امام جعفر صادقؒ (المتوفی 148ھ 765ء، حضرت حسن بصری (المتوفی 110ھ 726ء) حضرت بایزید بسطامیؒ (المتوفی قریباً 261ھ 875ء حضرت سری سقطیؒ (المتوفی 253ھ 867ء) حضرت سفیان ثوریؒ (المتوفی 205ھ 821ء) حضرت امام ابو حنیفہؒ (المتوفی 150ھ 767ء) حضرت یحییٰ معاذ الرازیؒ (المتوفی 257ھ 871ء) حضرت شبلی (المتوفی 334ھ 946ء) حضرت ابوالحسن النوریؒ (المتوفی 297ھ 910ء) حضرت محمد بن علی الحکیم الترمذیؒ (المتوفی 255ھ 869ء) حضرت ابوبکر واسطیؒ (المتوفی 308ھ 921ء) حضرت رابعہ العدویؒ رالمتوفاۃ 185ھ 801ء) حضرت ابو الفضل حسن سرخسیؒ و حضرت ابوالحسن خرقانیؒ (المتوفی 376ھ 986ء) حضرت جنید بغدادیؒ (المتوفی 298ھ 911ء) حضرت حسین منصورؒ (المتوفی 309ھ 922ء) حضرت ابوالقاسم نصر آبادی (المتوفی 372ھ 983ء) مندرجہ بالا بزرگوں کے واقعات و اقوال سے ثابت ہوتا ہے کہ

۱۔ الہام مقبولان بارگاہِ الٰہی کی علامت ہے۔

۲۔ خاکساری اور فروتنی، بزرگی و ولایت کا لازمی وصف ہے۔

ع تذلل ہے رہِ درگاہِ باری

۳۔عالم کشف ورؤیا میں بعض ایسے نظارے بھی اولیاء اللہ کو دکھائے جاتے ہیں جو اگر مادی دنیا میں رونما ہوں تو خلاف شریعت قرار دیئے جائیں۔

۴۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت ﷺ کی امت میں پیدا ہونے والے پہلے بزرگوں کو بڑے بڑے مقامات سے نوازا گیا۔اور انہوں نے اپنی شان کے متعلق بڑے بڑے دعاوی کیے جو آنحضرت ﷺ کے فیض روحانی کی برکت کا کرشمہ ہے۔

۵۔بعض اوقات خواب میں دکھائی دینے والی بعض چیزیں خارج میں مادی صورت بھی اختیار کر لیتی ہیں جیسا کہ اولیائے امت کے روحانی تجربوں اور مشاہدوں سے ثابت ہے۔

۶۔علماء ظواہر نے اپنی بے بصیرتی کی وجہ سے ہمیشہ ہی بزرگان امت پر ان کے زمانہ میں کفر کے فتوے عائد کیے۔

۷۔خاتم الاولیاء، کے معنی ولیوں کے سردار اور خاتم الانبیاء، کے معنی نبیوں کے سردار کے ہیں۔

۸۔'حیض' کا استعارہ گذشتہ صوفیوں اور بزرگوں کے ہاں زیر استعمال رہا ہے لہٰذا اس کا مذاق اڑانا دنیائے تصوف کے رموزِ اسرار سے قطعی ناواقفی کی دلیل ہے۔

۹۔بعض کرامات جن کی بناء پر حضرت بانی جماعت احمدیہ پر اعتراض کیا جاتا ہے ان کے نمونے ہمیں پہلے اولیاء کی زندگی میں بھی ملتے ہیں۔

۱۰۔کسی شخص یا مقبرہ کے بہشتی قرار دیئے جانے کا انکشاف پہلے بزرگوں پر بھی ہوتا رہا ہے۔

۱۱۔بعض مقامات کی زیارت، گذشتہ بزرگوں کے اقوال کے مطابق ظِلّی حج کا رنگ

رکھتی ہے۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے جب کتابوں اور مناظروں کے ذریعہ عام مسلمان پبلک کے سامنے یہ تحریرات پیش کی گئیں اور ثابت کر دیا گیا کہ احمدیت کسی نئے مسلک یا مکتب فکر کا نام نہیں اور حضرت بانی جماعت احمدیہ اسی مقدس قافلہ کے ممتاز فرد ہیں جس میں تیرہ سو سالہ بزرگان امت شامل ہیں۔تو مخالف علماء حیران رہ گئے اور ان کے لیے اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ رہا کہ وہ ''تذکرۃ الاولیاء'' کا ایک ایسا ترجمہ عوام کو دیں جو احمدیوں کے پیش کردہ حوالوں سے معرّا اور خالی ہو۔جس پر ''علامہ عبدالرحمان صاحب شوق'' امرتسری نے خالص اسی نقطۂ نگاہ سے قلم اٹھایا اور ایک اور ترجمہ کیا جس کا ایک ایڈیشن ملک سراج الدین اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور نے 1956ء میں سپرد اشاعت کیا۔علامہ عبدالرحمان صاحب شوق نے اسی ایڈیشن میں احمدیت کی مخالفت کے جوش میں 1925ء کے مستند اور بامحاورہ اردو ترجمہ کے مندرجہ ذیل مقامات پر خط تنسیخ کھینچ کر ان کو اپنے ترجمہ سے یکسر خارج کر دیا۔حالانکہ تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ 1306ھ 1889ء مطبع محمدی لاہور میں یہ سب حوالے موجود ہیں [1]۔

حذف شدہ فرمودات ذیل میں ملاحظہ فرمایئے اور پھر سنجیدگی اور ٹھنڈے دل سے سوچئے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے لیکر آج تک کے تمام معترض علماء ظواہر اگر ان پاک نہاد اور خدانما بزرگوں کے زمانہ میں ہوتے جن کے ارشادات کو احمدیت کی مخالفت کے باعث حذف کیا جا رہا ہے۔تو کیا وہ اسلام کی ان مایہ ناز

---

[1] تذکرۃ الاولیاء فارسی (1306ھ)

ہستیوں کو بھی غیر مسلم اور کافر قرار نہ دیتے ؟؟

۱۔ ''منقول ہے کہ کسی آدمی سے آپ نے پوچھا کہاں جاتے ہو۔ کہا حج کو۔ پوچھا کچھ پاس ہے؟ کہا دو سو درہم۔ فرمایا یہ مجھے دو کیونکہ میں عیال دار ہوں اور سات بار میرے گرد پھر کر واپس چلا جا۔ تیرا حج یہی ہے۔ اس نے ویسا ہی کیا اور واپس چلا گیا۔[۱]''

۲۔ منقول ہے کہ ایک روز آپ [۳] اصحاب سمیت کسی کوچہ میں سے جا رہے تھے۔ سامنے سے کتا آیا تو آپ نے اسے رستہ دیا۔ یہ دیکھ کر ایک مرید کے دل میں خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو معزز بنایا ہے اور آپ اس وقت سلطان العارفین ہیں پھر آپ اپنے اور سارے صادق مریدوں پر کُتے کو ترجیح دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے عزیز! کُتے نے زبانِ حال سے بایزید کو کہا تھا کہا ازل میں مجھ سے کون سا ایسا قصور ہوا جس کے عوض مجھے کتا بنایا گیا اور تو نے کون سا نیک کام کیا جس کے عوض تجھے سلطان العارفین بنایا گیا۔ یہ خیال آتے ہی مَیں نے راستہ دے دیا۔ [۴]''

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ 133 مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

۳۔ ''[۵] فرمایا کہ مجذوب کی کئی ایک منازل ہیں چنانچہ بعض کو نبوت کا تیسرا حصہ ملتا ہے اور وہ خاتم الاولیاء اور تمام اولیاء کا سردار ہوتا ہے جیسا کہ مصطفےٰ ﷺ خاتم انبیاء اور تمام انبیاء کے سردار تھے اور نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم تھی [۶]''

(اردو ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ 422 مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

---

[۱] حضرت ابو یزید بسطامیؒ [۲] تذکرۃ الاولیاء فارسی صفحہ 94 مطبوعہ 1306ھ

[۳] مراد حضرت ابو یزید بسطامیؒ [۴] تذکرۃ الاولیاء فارسی صفحہ 94 مطبوعہ 1306ھ

۴۔ ''اجس طرح عورتوں کو حیض آتا ہے اسی طرح مریدوں کے لیے راہِ ہدایت میں حیض ہے۔ مرید کی راہ کا حیض گفتگو سے آتا ہے بعض ایسے ہوتے ہیں جو ناپاک حالت میں رہتے ہیں کبھی پاک ہی نہیں ہوتے اور بعض ایسے ہوتے ہیں جن کو یہ حیض لاحق ہی نہیں ہوتا وہ ساری عمر پاک رہتے ہیں۲''

(اردو ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ 477 مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

۵۔ ''جب سے مَیں نے۳ اپنی والدہ کے شکم میں جنبش کی اس وقت سے لیکر اب تک کے سارے واقعات جو پیش آئیں گے بے کم و کاست بیان کر سکتا ہوں۴۔''

(اردو ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ 519 مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

۶۔ ''۵مَیں ماسوائے اللہ سے زائد ہو گیا۔ پھر جب مَیں نے اپنے آپ کو بلایا تو حق تعالیٰ سے آواز آئی۔ مَیں نے خیال کیا کہ اب مَیں خلقت سے آگے بڑھ گیا ہوں مَیں لبیک اللھم لبیک کہتے ہوئے محرم ہو گیا۔ پھر حج کرنے لگا اور وحدانیت میں جب طواف کرنے لگا تو بیت المعمور نے میری زیارت کی۔ کعبہ نے میری تسبیح پڑھی۔ ملائکہ نے میری تعریف کی پھر ایک نور نمودار ہوا۔ جس میں حق تعالیٰ کا مقام تھا جب اس مقام پر پہنچا تو میری ملکیت میں کوئی چیز بھی نہ رہی ۶''

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ 521 مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

---

۱ قول حضرت ابوبکر واسطیؒ ۲ تذکرۃ الاولیاء فارسی صفحہ مطبوعہ 1306ھ

۳ یعنی حضرت ابوالحسن خرقانیؒ ۴ تذکرۃ الاولیاء فارسی صفحہ مطبوعہ 1306ھ صفحہ 337

۵ قول حضرت ابوالحسن خرقانیؒ ۶ تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ 1306ھ صفحہ 339

۷۔ ''نیز فرمایا کہ میں [1] بایزید اور اویس قرنیؒ ایک ہی کفن میں تھے[2]''

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ 526 مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

۸۔ ''نیز فرمایا کہ کبھی تو مَیں [3] اس کا ابوالحسن ہوں اور کبھی وہ ابوالحسن ہے یعنی جب مَیں فنا ہوتا ہوں تو مَیں وہ ہوتا ہوں[4]۔''

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ 527 مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

۹۔ ''نیز فرمایا کہ ایک روز اللہ تعالیٰ سے آواز آئی کہ جو شخص تیری مسجد[5] میں داخل ہوگا اس کے گوشت اور پوست پر دوزخ کی آگ حرام ہو جائے گی اور جو بندہ تیری مسجد میں دو رکعت نماز ادا کرے گا خواہ تیری زندگی میں خواہ تیری زندگی کے بعد وہ قیامت کے دن عابدوں میں اٹھے گا[6]۔''

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ 549 مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

۱۰۔ ''مَیں[7] نے جب اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ مجھے میری اصلی حالت دکھائی جائے تو اس نے دکھادی وہ یہ کہ مَیں ایک میلے کچیلے ٹاٹ کی طرح ہوں، مَیں نے دیکھ کر عرض کی کہ کیا مَیں ایسا ہی ہوں؟ آواز آئی کہ ہاں۔ پھر مَیں نے پوچھا کہ پھر یہ ارادت، محبت، شوق اور تضرّع کیا ہے؟ آواز آئی کہ وہ سب کچھ ہماری طرف سے ہے اور تُو یہی ہے جو دیکھ چکا ہے جب مَیں نے اس کی طرف اس کی ہستی سے دیکھا تو مجھے اپنی ہستی سے نکالا پس اپنے آگے دیکھا تو میں اپنی ہستی سے نکلا اور اپنے اندوہ

---

[1] حضرت ابوالحسن خرقانیؒ [2] تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ 1306ھ صفحہ 342

[3] حضرت ابوالحسن خرقانیؒ [4] تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ 1306ھ صفحہ 343

[5] حضرت ابوالحسن خرقانیؒ [6] تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ 1306ھ صفحہ 360

کے زانو پیچھے آزردہ دل ہو کر بیٹھ گیا میں نے کہا یہ میرا کام نہیں [1]۔''

(اردو ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۵۵۰ مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

[11]۔ ''پیغمبر خدا ﷺ [2] سے منقول ہے کہ بعض قبرستان ایسے ہوں گے کہ ان کے چاروں کونے پکڑ کر اسے بغیر حساب کے بہشت میں ڈال دیں گے ان میں سے ایک بقیع بھی ہے [3]۔''

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ 616 مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

مذکورہ ایڈیشن میں علامہ عبدالرحمان صاحب شوق نے اگر چہ احمدیہ علم کلام کی مؤید عبارتوں کو اپنی کتاب سے خارج کرنے میں کوئی دقیقہ فردگزاشت نہیں کیا تاہم خوش قسمتی سے بعض حوالے ہنوز اس ایڈیشن میں ایسے بھی رہ گئے جن سے احمدی فائدہ اٹھا سکتے تھے لہذا ضرورت پڑی کہ بقیہ تمام حوالے بھی چُن چُن کر نکال باہر کئے جائیں تا کہ آئندہ نسلیں ''تذکرۃ الاولیاء'' کے مطالعہ کے نتیجہ میں احمدیت سے متاثر نہ ہو جائیں ۔ یہ کٹھن فریضہ جناب رئیس احمد صاحب جعفری [4] نے نہایت خوبی اور کمال محنت وعرقریزی سے انجام دیا۔ چنانچہ انہوں نے ''نیا تذکرۃ الاولیاء'' لکھا جس کے پہلے حصہ میں اصل ''تذکرۃ الاولیاء'' کا اپنے مفید مطلب خلاصہ شامل کیا اور حصہ دوم میں برصغیر پاک وہند کے بعض صوفیاء کے حالات درج کئے ۔اس مصلحت آمیز کارروائی کے نتیجہ میں جو حوالے قارئین کی آنکھوں سے مستقل طور پر اوجھل ہو گئے وہ

---

[1] تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ 1306ھ صفحہ 360-361 [2] قول حضرت ابوالقاسم نصر آبادی [3] تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ 1306ھ صفحہ 409

[4] وفات 28 اکتوبر 1968ء

حسب ذیل ہیں:۔

ا۔ ''نیز فرمایا[1]: کہ الہام مقبولوں کا وصف ہے اور بغیر الہام استدلال کرنا مردودوں کا فعل ہے[2]'' (اردو ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ 15 مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

۲۔ منقول ہے کہ ایک روز یہ حدیث پڑھی گئی ''اٰخر من یخرجُ من النّارِ یُقَالُ له' نهاد'' یعنی اس امت میں سے سب سے اخیر جو دوزخ سے نکلے گا وہ اسی ہزار سال بعد نکلے گا اور جس کا نام نہاد ہوگا۔ یہ سن کر فرمایا[3] کاش! وہ نہاد حسن ہی ہوتا''

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ 27 مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

۳۔ ''منقول ہے کہ حسن بصریؒ کا ایک آتش پرست ہمسایہ شمعون نام بیمار ہوا۔ جب اس کی حالت نازک ہوگئی تو کسی نے آکر آپ کو اطلاع کی کہ اپنے ہمسایہ کی خبر تو پوچھیں۔ آپ اس کے پاس آئے دیکھا کہ آگ کے دھوئیں کے مارے سیاہ ہوگیا ہے آپ نے فرمایا اب تو خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ ساری عمر تو تم نے آگ اور دھوئیں میں بسر کی اب تو اسلام قبول کرو۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے شمعون نے کہا تین باتیں مجھے اسلام سے روکتی ہیں۔ ایک یہ کہ تم دنیا کو بُرا کہتے ہو اور پھر دن رات اس کی تلاش میں رہتے ہو دوسرے یہ کہ موت کو حق سمجھتے ہو۔ پھر اس کے لیے تیاری نہیں کرتے تیسرے یہ کہ دیدارِ حق کے قائل ہو اور پھر زندگی میں ایسے کام کرتے ہو سر بسر اس کی رضا کے برخلاف ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ علامت آشناؤں کی ہے۔ پس اگر مومن

---

[1] قول حضرت امام جعفر صادقؒ [2] تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ 1306ھ صفحہ 11
[3] حضرت حسن بصریؒ

ایسا کرتے ہیں تو تم کیا کر رہے ہو۔وہ اس کی بیگانگی کے اقراری ہیں اور تم نے آتش پرستی میں عمر بسر کردی ہے۔آگ جس کی پرستش تم نے ستر سال کی ہے تمہیں اور مجھے دونوں کوجلادے گی اور تیرا کچھ لحاظ نہ کرے گی لیکن اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو آگ کی مجال نہیں کہ میرے بدن کا ایک بال بھی جلا سکے خواہ آزمالو۔آؤ ہم دونوں آگ میں ہاتھ ڈالتے ہیں پھر تمہیں آگ کی کمزوری اور اللہ تعالیٰ کی قدرت معلوم ہو جائے گی۔ یہ کہہ کر دونوں نے آگ میں ہاتھ رکھے۔آگ نے ذرا بھی اثر نہ کیا۔جب شمعون نے یہ دیکھا تو حالت بدل گئی، دل میں محبت پیدا ہوئی اور حسن رضی اللہ عنہ کو کہا کہ مَیں ستر سال تو آتش پرستی کرتا رہا اب چند ایک دم باقی ہیں ان میں مَیں کیا کر سکتا ہوں۔ فرمایا بہتر یہی ہے کہ تُو مسلمان ہو جائے کہا اگر آپ اس بات کی نوشت دے دیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے عذاب نہیں کرے گا تو مَیں مسلمان ہو جاتا ہوں۔آپ نے خط لکھ دیا شمعون نے کہا اس پر عمائد بصرہ گواہی کے دستخط کریں۔جب وہ دستخط ہو گئے تو آپ نے وہ خط شمعون کو دیا۔شمعون زار زار رویا اور مسلمان ہو گیا اور حسن بصریؒ کو وصیت کی کہ جب مَیں مر جاؤں تو آپ اپنے ہاتھ سے مجھے غسل دیں اور قبر میں دفن کر کے یہ خط میرے ہاتھ میں دیں تاکہ میرے پاس دلیل ہو۔

اسلام لا کر وہ مر گیا آپ نے اس کی وصیت کے مطابق کام کیا چنانچہ خود غسل دیا نماز جنازہ کی اور دفن کیا۔آپ کو اس رات فکر کے مارے نیند نہ آئی ساری رات نماز ادا کرتے رہے اپنے دل میں کہتے تھے کہ مَیں نے کیا کیا مَیں تو خود ہی ڈوبا ہوا ہوں دوسرے کو کس طرح بچاؤں گا مجھے اپنے ہی ملک پر دسترس نہیں تو پھر مَیں نے اللہ تعالیٰ کے ملک کے بارے میں کیونکر نوشت دے دی اسی اندیشے میں آنکھ لگ گئی تو

کیا دیکھتے ہیں کہ شمعون سر پر تاج رکھے اور حُلّہ زیب تن کئے ہوئے بہشت میں ہنسی خوشی ٹہل رہا ہے پوچھا کیا حالت؟ کہا دیکھ لو پوچھتے کیا ہو مجھے اپنے فضل وکرم سے اس مقام میں جگہ دی اپنا دیدار دکھایا اور جو کچھ فضل وکرم میرے حق میں کیا وہ عبارت میں ادا نہیں کر سکتا۔ اب آپ بری الذّمہ ہیں۔ یہ لو اپنا خط مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ جب آپ بیدار ہوئے تو وہی خط ہاتھ میں دیکھا[1]۔"

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ 31-30)

۴۔ منقول ہے کہ ابرہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ چودہ سال راستہ طے کر کے کعبے پہنچے آپ نے یہ ٹھانی تھی کہ اور لوگ تو قدموں چل کر پہنچتے ہیں مَیں آنکھوں کے بل جاؤں گا پس ہر قدم پر آپ دو رکعت نماز ادا کرتے کرتے مکے پہنچے تو وہاں پر خانہ کعبہ کو نہ دیکھ کر کہا یہ کیا حادثہ ہے شائد میری بینائی میں خلل آ گیا ہے۔ غیب سے آواز آئی کہ تمہاری بینائی میں فرق نہیں بلکہ کعبہ ایک ضعیفہ کے استقبال کے لیے گیا ہے جو ادھر آ رہی ہے۔ غیرت کے مارے آپ پکار اٹھے کہ وہ کون ہے؟ اتنے میں دیکھا کہ رابعہ بُصریؒ[2] عصا ٹیکتی ہوئی آ رہی ہیں پھر کعبہ بھی اپنے اصلی مقام پر آ گیا۔"

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ 57)

۵۔ اگر پیغمبر میں معجزہ ہے تو ولی میں کرامت اور پیغمبر خدا ﷺ کی متابعت کی برکت سے من راد دانقاً من الحرام فقد نال درجة النبوة ' جس نے حرام کی ایک دمڑی اس کے مالک کو واپس کر دی اسے نبوت کا درجہ مل گیا۔ اور فرمایا:

[1] تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ 1306ھ صفحہ 23 [2] حضرت رابعہ العدویؒ

''کہ سچا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے [1] [2]۔''

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ 60)

۶۔ منقول ہے کہ جب آپ [3] مسجد میں جاتے تو کھڑے روتے رہتے لوگ پوچھتے کیوں؟ فرماتے اپنے تئیں حیض والی عورت کی طرح پاتا ہوں [4]۔''

(اردو تذکرۃ الاولیاء صفحہ 128)

۷۔ ''پوچھا مجاہدوں میں آپ کی کیفیت کیا رہی؟ فرمایا [5] میں سو سال محراب میں رہا اور اپنے تئیں حیض والی عورت کی طرح جانتا تھا [6]''

(ایضاً صفحہ 187)

۸۔ ''ایک دفعہ خلوت میں آپ [7] کی زبان سے یہ کلمہ نکل گیا سبحانی ما اعظم شانی میں پاک ہوں میری شان کیا ہی بڑی ہے۔ جب ہوش میں آئے تو مریدوں نے کہا آپ نے یہ کلمہ کہا تھا۔ فرمایا تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم ہے اگر دوسری مرتبہ مجھ سے یہ کلمہ سنو تو مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دینا پھر ہر ایک مرید کو آپ نے چھری دی۔ جب پھر یہ کلمہ صادر ہوا تو مریدوں نے قتل کا ارادہ کیا۔ کیا دیکھتے ہیں سارا مکان آپ سے پُر ہو گیا ہے۔ مرید چھریوں کا وار کرتے لیکن کارگر نہ ہوتا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پانی پر چھری مار رہے ہیں جب گھڑی بعد وہ صورت چھوٹی اور آپ کا قد و قامت نمودار ہوا جیسے کہ مولا

[1] قول حضرت رابعہ العدویہؒ [2] تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ 1306ھ صفحہ 44

[3] حضرت ابو یزید بسطامیؒ [4] تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ 1306ھ صفحہ 92

[5] قول حضرت ابو یزید بسطامیؒ [6] تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ 1306ھ صفحہ 111

[7] حضرت ابو یزید بسطامیؒ

محراب میں تو ساری حالت مریدوں نے عرض خدمت کی۔ فرمایا بایزید یہ ہے جو تمہارے روبرو ہے وہ بایزید نہ تھا[1]"

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ 125 مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

۹۔ "کسی نے آپ[2] سے پوچھا کہ عرش کیا ہے؟ فرمایا مَیں ہوں پوچھا کرسی کیا ہے؟ فرمایا مَیں ہوں۔ پوچھا لوح وقلم کیا ہے؟ فرمایا مَیں ہوں۔لوگوں نے کہا کہتے ہیں کہ ابراہیم موسیٰ محمد علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔فرمایا مَیں ہی ہوں۔لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ کے بندے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل علیہم السلام کے سے بھی ہیں؟ فرمایا میں ہوں۔ وہ شخص خاموش ہوگیا تو آپ نے فرمایا جو شخص حق میں محو ہو جاتا ہے تو حق بن جاتا ہے۔اور جو کچھ ہے حق ہے۔اگر ایسی صورت میں وہ سب کچھ ہو تو کوئی تعجب نہیں۔[3]"

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ 259)

۱۰۔ "چنانچہ بایزیدؒ کو لوگوں نے کہا قیامت کے دن ساری خلقت محمدی ﷺ جھنڈے تلے ہوگی تو اس نے کہا کہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے زیادہ ہے خلقت میرے جھنڈے تلے ہوگی[4]" (ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ 163)

---

[1] تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ 1306ھ صفحہ 91 [2] حضرت بایزید بسطامیؒ

[3]-[4] تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ 1306ھ صفحہ 112

۱۱۔ ''اسی طرح لوائی اعظم من لواءِ محمدٍ و سبحانی ما اعظم شانی ۔میرا نشان نشانِ محمدیؐ سے بڑا ہے اور مَیں[۱] پاک ہوں اور میری شان کیا ہی اعلیٰ ہے[۲]''

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ 162)

۱۲۔ ''آپ[۳] بصرے میں بیمار پڑ گئے امیر بصرہ نے آپ کو بلا بھیجا تو آدمیوں نے آپ کو بیمار پایا آپ کو اسہال کی بیماری تھی لیکن عبادت سے ایک دم بھی آرام نہیں لیتے تھے اس رات حساب کیا تو آپ نے ساٹھ مرتبہ اٹھ کر وضو کیا اور نماز ادا کی لوگوں نے کہا آپ وضو تو نہ کریں ۔فرمایا مَیں چاہتا ہوں کہ جب عزرائیل آئے تو پاک ہوں نہ کہ پلید ۔کیونکہ پلیدی کی حالت میں بارگاہ الٰہی میں نہیں جاسکتا[۴]''

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ 181)

۱۳۔ ''ایک رات خواب میں دیکھا کہ آپ[۵] جناب رسول کریم ﷺ کی ہڈیاں لحد میں سے اکٹھی کر رہے ہیں اور بعض کو پسند کرتے ہیں اور بعض کو نہیں ۔مارے خوف کے بیدار ہوئے تو ابن سیرین کے ایک صحابی سے پوچھا تو اس نے کہا کہ آپ پیغمبر ﷺ کے علم اور آنحضرت ﷺ کی لغت کو محفوظ رکھنے میں اس درجہ کو پہنچیں گے کہ اس پر متصرف ہوں گے اور ان کے صحت وسقم میں تمیز کریں گے[۶]''

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ 188)

---

[۱] حضرت ابویزید بسطامیؒ [۲] تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ 1306ھ صفحہ 115

[۳] حضرت سفیان ثوریؒ [۴] تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ 1306ھ صفحہ 115

[۵] امام اعظم حضرت ابوحنیفہ نئے تذکرۃ الاولیاء میں حضرت امام اعظم کا ذکر ہی قلمزد کر دیا گیا ہے۔ [۶] تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ 1306ھ صفحہ 131

۱۴۔ ''منقول ہے کہ ایک مرقع پوش ہوا سے اترا۔ آپ[1] کے سامنے زمین پر پاؤں مارنے لگا اور کہنے لگا۔ کہ مَیں جنید وقت ہوں۔ مَیں شبلی وقت ہوں۔ مَیں بایزید وقت ہوں۔ آپ بھی اٹھ کر رقص کرنے لگے اور فرمانے لگے کہ مَیں خدائے وقت ہوں۔ مصطفےٰ وقت ہوں۔ اس کے معنی وہی ہیں جو ہم حسین منصورؒ کے حال میں انا الحق کے معنی بیان کر چکے ہیں کہ وہ محو تھا[2]''

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ 515)

مندرجہ بالا تفصیل کی روشنی میں باآسانی یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''تذکرۃ الاولیاء'' کو کس بے دردی سے حذف و تنسیخ کا تختۂ مشق بنایا گیا ہے۔

الاربعین فی احوال المھدیّین

مجدد سیزدہم حضرت سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید خاص حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ (شہادت 1246ھ 1831ء) کی ایک کتاب ''الاربعین فی احوال المھدیّین'' بھی ہے جو پہلی بار ۲۵ محرم الحرام 1268ھ بمطابق ۲۱ نومبر 1851ء کو مصری گنج کلکتہ سے شائع ہوئی۔ اس کتاب کے آخر میں چھٹی صدی ہجری کے نواحِ دہلی کے صوفی مرتاض اور ولی کامل حضرت نعمت اللہ ولی عطار رحمۃ اللہ علیہ کا ظہور مہدی موعودؑ سے متعلق اصلی قصیدہ بھی شامل تھا۔ یہ قصیدہ پچپن اشعار پر مشتمل تھا۔

---

[1] حضرت ابوالحسن خرقانیؒ [2] تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ 1306ھ صفحہ 335 (علاوہ ازیں اس کے 118، 217، 334، 406، 272 صفحات میں سے بھی بعض واقعات حذف کر دیئے گئے ہیں)

حضرت بانی جماعت احمدیہ مسیح موعود و مہدی موعود و مہدی مسعود عطارحمۃ اللہ علیہ نے جون 1892ء میں نشان آسمانی کے نام سے ایک معرکتہ الآراء کتاب تصنیف فرمائی جس میں آپ نے الاربعین کے حوالے سے اس قصیدہ کا تفصیلی ذکر کیا اور اسے اپنی صداقت کے نشان کے طور پر پیش فرمایا نیز اس کے بعد ابیات کا ترجمہ اور تشریح کر کے ثابت کیا کہ آپ ہی اس الٰہی بشارت پر مشتمل قصیدہ کے موعود اور مہدی موعود سے متعلق پیشگوئی کے مصداق ہیں ۔ کیونکہ جیسا کہ اس قصیدہ میں خبر دی گئی تھی ٹھیک چودھویں صدی کے سر پر آپ کا ظہور ہوا۔ آپ ہی کو یہ بشارت دی گئی کہ ایک موعود لڑکا آپ کی یادگار رہ جائے گا آپ کا نام ''احمد'' ہے آپ ''مہدی وقت'' بھی ہیں اور ''عیسٰی دوران'' بھی ۔

مخالفین احمدیت نے اس الہامی قصیدے سے جو سلوک کیا وہ المیہ سے کم نہیں تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری مؤلف ''تواریخ عجیب'' و''سوانح احمدی'' نے 23 جولائی 1892ء کو ''نشان آسمانی'' کے رد میں ''تائید آسمانی لکھی جس میں انہوں نے اگرچہ مندرجہ بالا قصیدہ صحیح اور مکمل صورت میں شائع کر دیا۔ نیز بتایا کہ اربعین کا وہ نسخہ جس کے آخر میں یہ اشعار چھپے ہوئے ہیں خود میں نے مرزا صاحب کو بھجوایا تھا۔ (صفحہ 5-4) مگر انہوں نے مختلف اشعار کی روشنی میں یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی کہ مرزا صاحب پر یہ نشانیاں

---

[1] یہ رسالہ اختر ہند پریس حال بازار امرتسر میں چھپا مؤلف کے علاوہ امرتسر میں شیخ محمد عبدالعزیز صاحب کڑکنہیا سے بھی مل سکتا تھا۔ تھانیسری صاحب ان دنوں صدر بازار کیمپ انبالہ میں مقیم تھے ۔ اس رسالہ کا ایک نسخہ خلافت لائبریری ربوہ میں محفوظ ہے

چسپاں نہیں ہوتیں۔اس وقت تو مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری کے ہمنوا علماء نے ''الاربعین'' کے قصیدہ کو خاموشی سے تسلیم کر لیا لیکن کچھ عرصہ بعد انہوں نے رسالہ ''الاربعین'' کو مولانا ولایت علی عظیم آبادی (متوفی 1269ھ) کے دوسرے رسالوں میں شامل کر کے اس مجموعے کا نام ''رسائل قطعہ[1]'' رکھ کر شائع کر دیا اور رسالہ الاربعین کے آخر میں سے حضرت نعمت اللہ ولیؒ کا مکمل قصیدہ جو پچپن اشعار پر مشتمل اور الہامی تھا بالکل خارج کر ڈالا۔

1920ء میں پروفیسر براؤن کی کتاب ''تاریخ ادبیاتِ ایران A Litrary History of Persia شائع ہوئی جس میں مسٹر براؤن نے ایران کے شیعہ بزرگ حضرت شاہ نعمت اللہ ولیؒ کرمانی کے مزار کے کسی مجاور سے حاصل شدہ ایک قصیدہ بھی درج کیا۔ یہ قصیدہ دراصل حضرت نعمت اللہ ولیؒ کے اصل قصیدہ کی بگڑی ہوئی شکل تھی جسے بابیوں نے سید علی محمد باب[2] پر چسپاں کرنے کے لیے مسخ کر دیا تھا حتیٰ کہ اس کے نام کی نسبت سے اس میں ''احمد'' کی بجائے ''محمد'' لکھ دیا اور چونکہ ایران کے شیعہ مسلمانوں کو دہلی کے کسی ولی سے کوئی خاص مذہبی عقیدت نہیں ہو سکتی تھی اس لیے انہوں نے نہایت ہوشیاری سے دہلی کے حضرت نعمت اللہ ولیؒ کا قصیدہ ان کے ہم نام ایرانی بزرگ حضرت شاہ نعمت اللہ کرمانیؒ تک منسوب کر دیا۔اور

[1] مولانا مسعود عالم ندوی نے اپنی کتاب ''ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک'' کے صفحہ 212 پر ''رسائل تسہ'' کے ذکر میں یہ بتایا ہے کہ یہ مجموعہ مولوی الٰہی بخش بڑاکری عظیم آبادی (المتوفی 1334ھ) کے اردو ترجمہ کے ساتھ چھپا تھا۔

[2] ۵۰-۱۸۴۹ء کے درمیان آذربائیجان میں قتل ہوئے۔

اسے پروفیسر براؤن نے بھی کمال سادگی سے شاہ نعمت اللہ کرمانیؒ کے حالات میں درج کر دیا۔ حالانکہ انہیں قطعی اور یقینی طور پر علم تھا کہ شاہ نعمت اللہ کرمانیؒ کے دیوان مطبوعہ طہران 1860 میں اس قصیدے کا نام ونشان تک نہیں ہے۔ جیسا کہ انہوں نے اپنی اسی کتاب کی تیسری جلد کے صفحہ 468 میں واضح لفظوں میں اعتراف کیا ہے

"THE POEM IS NOT TO BE FOUND AT ALL IN THE LITHO GRAPHED EDITION"

یعنی اس نظم کا لیتھو ایڈیشن میں قطعاً کوئی وجود ہی نہیں ہے[1]۔

اب آگے سنیئے۔ مسٹر براؤن کی یہ کتاب جونہی ہندوستان پہنچی ان مخالفین احمدیت نے جو پورے قصیدہ کو ''الاربعین'' سے خارج کر کے اپنے خیال میں اس کے اثرات کو معدوم اور اس کی اہمیت کو ختم کئے بیٹھے تھے یکا یک میدان مخالفت میں آ گئے اور انہوں نے مسٹر براؤن کو بنیاد قرار دے کر یہ پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ بس اب مغرب کے فاضل محققوں کی ''تحقیق'' نے ثابت کر دیا کہ قصیدہ میں مہدی کا نام محمد لکھا تھا مگر مرزا صاحب نے احمد کر دیا۔ (کاشف مغالطہ قادیانی فی ردنشان آسمانی مطبوعہ گلزار ہند پریس لاہور) اس طرح محض احمدیت سے تعصب وعناد کے باعث دشمنان اسلام کی سازش سے تحریف شدہ قصیدہ اصلی قصیدہ قرار پا گیا اور اب اسی کو بکثرت شائع کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ راقم الحروف نے رسالہ ''الفرقان'' (ربوہ جنوری 1972ء) میں پوری

---

[1] اسلامیہ کالج پشاور کی لائبریری میں دیوان شاہ نعمت اللہ ولیؒ کا ایک قدیم قلمی نسخہ موجود ہے۔ ملاحظہ ہو فہرست کتب صفحہ 191-190 مگر اس مخطوطہ میں بھی نہیں ہے

شرح وبسط سے بتایا ہے۔ حضرت نعمت اللہ ولیؒ نہایت مظلوم شخصیت ہیں کیونکہ ایک تو آپ کے اصل قصیدہ کا حلیہ ہی بگاڑ دیا گیا دوسرے آپ کے نام پر کئی جعلی قصیدے اور بیسوں اشعار وضع کر کے شائع کیے جا چکے "قصیدہ سازی" کی یہ ناپاک مہم مجدد سیزدہم حضرت سید احمد بریلویؒ کے سانحہ شہادت (مئی 1831ء) کے بعد شروع ہوئی اور اب تک جاری ہے۔ اس سلسلہ میں پہلا جعلی قصیدہ جس میں یہ خبر دی گئی تھی کہ سلطان مغرب 1854ء تک ظاہر ہوگا۔ کلکتہ ریویو (1870ء) میں شائع ہوا۔ اس قصیدہ کی شکل حوادث زمانہ کی نئی صورتوں کے ساتھ ساتھ بدلتی رہی۔ چنانچہ پہلی جنگ عظیم کے بعد جب اتحادیوں نے ظالمانہ طور پر ترکی کے حصے کر دیئے مسلمانان ہند کو ڈھارس بندھانے اور ذہنی و قلبی تسکین کے لیے پھر یہی حربہ بروئے کار لایا گیا۔ (تعلیمات جدید پر ایک نظر طبع اول مطبوعہ مارچ 1931ء آفتاب برقی پریس امرتسر)

ملک تقسیم ہوا تو 1948ء میں دوسرے جعلی قصیدہ کو بدلے ہوئے حالات میں ڈھال کر مزید اضافہ کے ساتھ ہندوستان اور پاکستان دونوں ممالک میں شائع کیا گیا۔ اس قصیدہ میں میر عثمان علی والئی دکن کی طرف اشارہ کر کے بتایا گیا تھا کہ ماہ محرم کے بعد تلوار مسلمانوں کے ہاتھ میں آجائے گی اور عثمان غازیانہ عزم کے ساتھ میدان جہاد میں اترے گا اور مسلمان دوبارہ ہندوستان پر قابض ہو جائیں گے لیکن 18 ستمبر 1948ء کو ریاست حیدرآباد نے ہتھیار ڈال دیئے اور اس قصیدہ کے جعلی ہونے پر خود بخود مہر تصدیق ثبت ہوگئی۔

1971ء میں اسی وضع اور خود ساختہ قصیدہ کو ایک بار پھر مزید اضافوں کے ساتھ چھپوایا گیا تا سقوط ڈھاکہ کے زخموں کو مندمل کیا جاسکے۔ یہ "کارنامہ" دین دار انجمن

حزب اللہ پاکستان کے امیر جناب مولانا حبیب اللہ شاہ کا تھا جنہوں نے خاص اس ''جہاد'' کے لیے ''حقیقت قیام پاکستان بتوثیق بشارات'' کے نام سے ایک رسالہ سپرد قلم کیا اور اسے ہر طرف پھیلا دیا۔

۷ ستمبر 1974ء کے بعد پاکستانی پریس نے مسٹر بھٹو ''محافظ ختم نبوت'' کے نام سے گونج رہے تھے اور ''الامارات المتحدہ'' کا اخبار ''الاتحاد'' اپنی ۱۱/دسمبر 1973ء کی اشاعت میں اعلان کر چکا تھا کہ موصوف خدا کی طرف سے مبعوث ہونے والے قائد ہیں [۱]۔ اس ماحول میں حضرت نعمت اللہ ولی کے نام پر بعض نئے اشعار تیار کئے گئے اور ان کو معہ دوسرے جعلی اشعار کے ایک دو ورقہ کی شکل میں آرٹ ایگزیوز پریس شاہراہ لیاقت کراچی سے شائع کر دیا گیا۔ اس ہینڈبل میں عوام کو بتایا گیا کہ

''حضرت شاہ نعمت اللہ ولیؒ نے اپنی منظوم پیش گوئیوں میں واضح طور پر ذوالفقار علی بھٹو کے برسر اقتدار آنے کا بھی واضح اشارہ کر دیا تھا انہوں نے پیش گوئی کی تھی۔

با نام ذال مردے حق گو و نیک نامے — گیرد عناں شود زو کارے مجاہدانہ

یعنی ذال سے شروع ہونے والے نام کا ایک شخص جو حق گو اور شہرت یافتہ ہو گا عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے گا اور اس کے ہاتھ سے کوئی مجاہدانہ کام انجام پائے گا۔

---

[۱] عربی متن: ''القادم الینا الیوم زعیم من الزعماء الذین یبعث اللہ بھم الی الامم عند ما تشتد المحین وتتکاثف ظلمات الیاس و ذوالفقار علی بوتو واحد من ھو لاء الرجال العظام القلائل فی تاریخ کل امة'' (صفحہ۳)

اس پیشگوئی سے پہلے دو شعر اور بھی ہیں۔

الزام کفر باشد بر نیک خو مسلماں　　　از زاہداں بہ خامہ اقدام کافرانہ

(یعنی نیک خو مسلمان پر زاہدوں کے قلم سے کفر کا الزام لگانے کا کافرانہ کام واقدام کیا جائے گا۔)

مثل یہوداں فرقہ در قلب کبر و نخوت　　　طامع نمود دنیا، انداز عالمانہ

(یعنی یہودیوں کی طرح ایک فرقہ ہوگا جس کے دلوں میں کبر نخوت بھری ہوگی یہ فرقہ شہرت یافتہ اور دنیاوی جاہ کا لالچی ہوگا۔ بظاہر اس کا انداز عالمانہ ہوگا۔)

حضرت نعمت اللہ ولی کا نام استعمال کرنے والے لوگ ابھی جشن مسرت منا رہے تھے کہ یکا یک پاکستان کی بساط سیاست الٹ گئی اور ملک پر مارشل لاء نافذ ہو گیا اس فوری انقلاب پر طالع آزماؤں نے پینترا بدلا اور اپنی طبع آزمائی کے لیے اس مقدس بزرگ ہی کو چنا اور مندرجہ ذیل شعر ایجاد کر لیا۔

قاتل کفار خواہد شد شیر علی　　　حامی دین محمدؐ پاسبان پیدا شود

ترجمہ: (یہ) شیر علی شاہ کافروں کو قتل کرنے والا ہوگا سرکار دو عالم محمد ﷺ کے دین کی حمایت کرنے والا ہوگا۔ اور ملک کا پاسبان ظاہر ہوگا اس شعر کی تشریح یہ کی گئی کہ

''شیر علی نامی حکمران مغربی پاکستان کے عہد حکومت میں ہندو پاکستان کے درمیان جنگ ہوگی اور شیر علی فاتح ہوگا اور مغربی پاکستان میں اسلامی نظام نافذ کرے گا دوسرا زاویہ یہ ہے کہ وہ شخص بہ اعتبار صفت شیر علی ہو سکتا ہے اور بہ اعتبار اسم خواہ وہ ضیاء الحق صاحب ہی ہو''

یہ شعر اور اس کی تشریح حافظ محمد سرور چشتی نظامی فیصل آباد نے اپنی کتاب

''آٹھ صد سالہ پیشگوئی حضرت نعمت اللہ ولیؒ'' میں سپرد اشاعت فرمائی اور کمال ہوشیاری سے رسالہ کی اشاعت کی تاریخ ۲۳ اپریل ۱۹۷۲ درج کردی تا اس پیشگوئی کو مستند ثابت کیا جاسکے!!

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے!!

ستم ظریفی کی انتہا یہ ہے کہ عوام کو عرصہ سے باور کرایا جارہا ہے کہ شاہ نعمت اللہ نے آنے والے انقلاباتِ زمانہ پر تقریباً دو ہزار اشعار فارسی میں لکھے۔

(روزنامہ مشرق ۲۱ دسمبر ۱۹۷۱ء صفحہ ۵)

یہ بیان دوسرے لفظوں میں اس عزم کا اظہار ہے کہ جب تک حضرت نعمت اللہ ولیؒ کے نام پر شائع کیے جانے والے اشعار کی تعداد دو ہزار تک نہ پہنچ جائے یہ سلسلہ تصنیف واختراع زور شور سے جاری رہے گا۔ فانّا للہ و انّا الیہ راجعون

تعطیر الانام

حضرت شیخ العارفین قطب زمان سید نا الشیخ عبدالغنی النابلسی (۱۰۵۰ھ۔۱۱۴۳ھ) کی بے نظیر کتاب ''تعطیر الانام'' تعبیر الرؤیا کی دنیا میں سند سمجھی جاتی ہے۔ افسوس یہ مایہ ناز تصنیف بھی بیسویں صدی عیسوی میں دست و برد سے نہیں بچ سکی۔ اس کتاب کے تمام قدیم ایڈیشنوں میں لکھا ہے کہ:۔

''من رأى كانّه صار الحق سبحانه و تعالىٰ اهتدى الى الصراط المستقيم'' (صفحہ ۹ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۰ مطبوعہ بیروت)

یعنی جو شخص خواب دیکھے کہ وہ گویا خدا بن گیا ہے اس کی تعبیر یہ ہے کہ اسے صراط مستقیم نصیب ہوگا۔

مگر اسکے جدید مصری ایڈیشن میں اس فقرہ کو یوں بدل دیا گیا ہے کہ:۔

"من رأی کانه سار الی الحق سبحانه و تعالیٰ اهتدی الیٰ صراط المستقیم"

(صفحہ ۱۱ ناشر مصطفیٰ البابی الحلبی وادلادہ بمصر)

اس تبدیلی کے نتیجہ میں مفہوم ہی الٹ گیا ہے اور معنیٰ یہ ہوتے ہیں کہ جو شخص دیکھے کہ گویا وہ خدا کی طرف چل رہا ہے تو وہ سیدھی راہ تک پہنچے گا۔

افسوس اسلامی علم و معرفت کا گنجینہ جو صدیوں سے ہمارے بزرگوں نے اپنے سینے سے لگا کر محفوظ رکھا اور پوری دیانتداری سے ہم تک منتقل کیا تھا اس لیے غارت کر دیا گیا کہ مسیح وقت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام کے اس مکاشفہ کو وجہ اشتعال بنایا جا سکے جس میں حضور نے دیکھا کہ گویا میں خدا بن گیا ہوں۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 564-566)

آپ نے یہ کشف درج کرنے کے بعد صاف لفظوں میں واضح فرمایا کہ میں اس سے وحدت الوجودیوں کے عقیدہ کی طرح مراد نہیں لیتا نہ حلولیوں کی طرح کہتا ہوں کہ خدا مجھ میں حلول کر آیا ہے بلکہ اس کشف کا وہی مطلب ہے جو صحیح بخاری کے قرب نوافل والی حدیث کا ہے۔

(بخاری جلد ۴ صفحہ ۸۰ کتاب الرقاق باب التواضع۔ مطبوعہ مطبع الالٰہیہ مصر)

اشارات فریدی

چشتی سلسلہ کے خدا رسیدہ صلحاء وصوفیاء ومشائخ پنجاب میں والئی ریاست بہاولپور نواب محمد صادق خان کے پیر حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف (ولادت ۲۶ نومبر ۱۸۴۵ء۔ وفات ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ء) کو ایک ممتاز اور منفرد مقام حاصل ہے۔ وجہ یہ کہ آپ مہدی دوراں اور مسیح وقت کے پر جوش مصدقین میں سے تھے چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''بعض نشان اس قسم کے ہیں جو میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے ممتاز لوگوں کو جو مشاہیر فقراء میں سے تھے خوابیں آئیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ جیسے سجادہ نشین صاحب العلم سندھ جن کے مرید ایک لاکھ کے قریب تھے۔ اور جیسے خواجہ غلام فرید چاچڑاں والے۔''

(حقیقۃ الوحی طبع اول صفحہ ۶۸ تاریخ اشاعت ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء)

اس کے بعد حضورؑ نے کتاب کے صفحہ ۲۰۶ تا ۲۰۹ پر اپنے مبارک قلم سے درج ذیل الفاظ میں اس کی تفصیل زیب قرطاس فرمائی:

''۱۹۔ انیسواں نشان یہ ہے کہ خواجہ غلام فرید صاحب نے جو نواب بہاولپور کے پیر تھے۔ میری تصدیق کے لیے ایک خواب دیکھا جس کی بناء پر میری محبت خدا تعالیٰ نے ان کے دل میں ڈال دی اور اسی بناء پر کتاب اشارات فریدی میں جو خواجہ صاحب موصوف کے ملفوظات ہیں جا بجا خواجہ صاحب موصوف میری تصدیق فرماتے ہیں اہل فقر کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ ظاہری جھگڑوں میں بہت کم پڑتے ہیں اور جو کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کو بذریعہ خواب یا کشف یا الہام پتہ ملتا ہے اس پر

ایمان لاتے ہیں پس چونکہ خواجہ غلام فرید صاحب پیر صاحب العلم کی طرح پاک باطن تھے اس لیے خدا نے ان پر میری سچائی کی حقیقت کھول دی اور کئی مولوی جیسے مولوی غلام دستگیر خواجہ صاحب کو میرا مکذب بنانے کیلیے آپ کے گاؤں میں پہنچے جیسا کہ کتاب اشارات فریدی میں خواجہ صاحب نے خود یہ حالات بیان کیے ہیں کہ بعض غزنویوں کا بھی خواجہ صاحب موصوف کے پاس خط پہنچا مگر آپ نے کسی کی بھی پرواہ نہیں کی اور ان خشک ملاؤں کو ایسے دندان شکن جواب دیئے کہ وہ ساکت ہو گئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کا خاتمہ مصدق ہونے کی حالت میں ہوا۔ چنانچہ وہ خطوط جو آپ نے میری طرف لکھے ان سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے کس قدر محبت ان کے دل میں ڈال دی تھی اور کس قدر اپنے فضل سے میرے بارہ میں ان کو معرفت بخش دی تھی خواجہ صاحب نے اپنی کتاب اشارات فریدی میں مخالفوں کے حملوں کا جا بجا جواب دیا ہے جیسا کہ ایک جگہ اشارات فریدی میں لکھا ہے کہ کسی نے خواجہ صاحب موصوف کی خدمت میں عرض کی کہ آتھم معیاد کے بعد مرا۔ انہوں نے میرا نام لے کر فرمایا اس بات کی کیا پرواہ ہے۔ میں جانتا ہوں کہ آتھم انہیں کے نفس سے مرا ہے یعنی انہی کی توجہ اور عقد ہمت نے آتھم کا خاتمہ کر دیا۔ اور کسی نے میری نسبت آپ کو کہا کہ ہم ان کو مہدی موعود کیونکر مان لیں کیونکہ مہدی موعود کی ساری علامتیں جو حدیثوں میں لکھی ہیں ان میں پائی نہیں جاتیں تب خواجہ صاحب اس کلمہ پر ناراض ہوئے اور فرمایا کہ یہ تو کہو کہ تمام قرار دادہ نشان جو لوگوں نے پہلے سے سمجھ رکھے تھے کس نبی یا رسول میں سب کے سب پائے گئے۔ اگر ایسا وقوع میں آتا تو کیوں بعض کافر رہتے اور بعض ایمان لاتے یہی سنت اللہ ہے جو علامتیں پیشگوئیوں میں کسی آنے

والے نبی کے بارہ میں لکھی جاتی ہیں وہ تمام باتیں اپنے ظاہری الفاظ کے ساتھ ہرگز پوری نہیں ہوتیں بعض جگہ استعارات ہوتے ہیں بعض جگہ خود اپنی سمجھ میں فرق پڑ جاتا ہے اور بعض جگہ پرانی باتوں میں کچھ تحریف ہو جاتی ہے۔اس لیے تقویٰ کا طریق یہ ہے جو باتیں پوری ہو جائیں ان سے فائدہ اٹھائیں اور وقت اور ضرورت کو مدنظر رکھیں .... غرض خواجہ غلام فرید صاحب کو خدا تعالیٰ نے یہ نور باطن عطا کیا تھا کہ وہ ایک ہی نظر میں صادق اور کاذب میں فرق کر لیتے تھے خدا ان کو غریق رحمت کرے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔'' (حقیقۃ الوحی)

حضرت مسیح موعود کے نام خطوط

حضرت مسیح موعود کے نام حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے نہایت درجہ عقیدت سے لبریز تین خطوط ارسال کیے تھے جو حضورؑ نے ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۳۹ اور ضمیمہ رسالہ سراج منیر صفحہ الف، ب، ج، ن پر شائع فرمائے اور آپ کو ''فرید وقت'' کے خطاب سے نوازا۔

حضرت خواجہ صاحب کا پہلا خط عربی میں (مورخہ ۲۷ رجب ۱۳۱۴ھ) دوسرا فارسی میں (۲۷ شعبان ۱۳۱۴ھ) اور تیسرا بھی فارسی میں تھا۔(تاریخ ۴ شوال ۱۳۱۴ھ ہر خط پر آپ کی مہر ثبت تھی)

پہلے خط میں آپ نے تحریر فرمایا:

''اے ہر ایک حبیب سے عزیز تر آپ کو معلوم ہو کہ میرا مقام ابتداء ہی سے آپ کی تعظیم کرنا ہے تا کہ مجھے ثواب حاصل ہو اور کبھی میری زبان پر بجز تعظیم وتکریم اور رعایت آداب کے آپ کے حق میں کوئی کلمہ جاری نہیں ہوا۔اور اب میں آپ کو

مطلع کرتا ہوں کہ میں بلا شبہ آپ کے نیک حال کا معترف ہوں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ خدا تعالیٰ کے صالح بندوں میں سے ہیں اور آپ کی سعی عنداللہ قابل شکریہ جس کا اجر ملے گا اور خدائے بخشند بادشاہ کا آپ پہ بڑا فضل ہے میرے لیے عاقبت بالخیر کی دعا کریں۔ (ترجمہ)

دوسرے خط کا خلاصہ یہ تھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت جناب مرزا صاحب عالی مراتب مجموعہ محاسن بیکراں مستجمع اوصاف بے پایاں مکرم معظم برگزیدہ خدائے احد جناب مرزا غلام احمد صاحب متع اللہ الناس ببقائه و سرنی بلقائه و انعمه بالائه۔

اس سلام کے بعد جو از روئے اسلام مسنون ہے اور کامل شوق اور اس دعا کے بعد کہ آپ کا نام روشن ہو اور آپ کا مرتبہ بلند ہو یہ بات واضح اور عیاں ہے کہ وہ مکتوب جس سے محبت کی بو آتی ہے اور جو کامل مہربانیوں سے بھرا ہوا ہے مع اس کتاب کے جو آنجناب نے بھیجی تھی پہنچا۔ جس نے تازہ خوشی کے چہرہ کو بے نقاب کر دیا اور بے حد خوشی کا موجب ہوا۔ پس پوشیدہ نہ رہے کہ یہ خاکسار اپنی فطرت کے تقاضا کے مطابق شروع سے ہی جھگڑوں میں پڑنے اور مباحثات میں قدم رکھنے سے گریزاں رہا ہے۔..........

..........یہ بات مخفی نہ رہے کہ آجکل کچھ علمائے وقت نے مجھ سے جواب طلبی کی ہے کہ کیوں ایک ایسے شخص کو (یعنی آنجناب کو) جو باتفاق علماء ایسا ویسا ثابت ہو چکا ہے نیک مرد قرار دیتے ہیں۔ اور کس وجہ سے ان کے ساتھ حسن ظنی رکھتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ میرے محبت نیوش کان جوں جوں آنمکرم کی مساعی سے آگاہی کے ذخیرہ سے بہرہ مند ہوتے ہیں میرا محبت شعار دل اس اخلاص میں اور بھی بڑھ گیا ہے کہ جو پہلے رکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ کوئی سبب بہتر پیدا ہو جائے اور مبارک گھڑی ظاہر ہو جائے کہ جس سے جسمانی دوری کا پردہ اور فاصلہ کی لمبائی کا نقاب درمیان سے اٹھ جائے۔ اور اگر آپ وہ مضمون جو جلسہ مذاہب میں پیش فرمایا تھا میرے پاس بھیج کر مسرور کریں تو احسان ہوگا۔

تیسرے مکتوب کا خلاصہ یہ تھا:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمیں جناب سے جو کہ تمام نفوس اور تمام جہانوں کے روح رواں ہیں ملاقات کا شوق اتنا زیادہ ہے جتنے کہ آپ کے اخلاق کریمانہ زیادہ ہیں اور اس مجاہد فی سبیل اللہ کی محبت روز بروز بڑھتی جاتی ہے اس سخی ذات کا جو بخل سے پاک ہے بڑا احسان ہے کہ اس فقیر کے اوقات کو بے حد مہربانی سے ظاہر و باطن کی عافیت کی راہوں پر چلا رکھا ہے اور ہماری دعا اور مقصود ہے کہ خدائے عزیز آپ جیسے پسندیدہ اخلاق اور حمیدہ خصائل انسان کا مؤید رہے اور محبت اور پیار کے چمکتے ہوئے موتیوں کی لڑی اور صداقت و اتحاد کے درخشندہ جواہر کا ہار یعنی جناب کا وہ خط جو سراپا اخلاص اور صفات کے مواد سے بھرا ہوا ہے اور جو راستی اور سچی محبت کے ذخیروں سے لبریز ہے اس نے ہمیں اپنے کریمانہ ورود سے مشرف فرمایا اور ہمیں بے حد مسرت بخشی۔ اے معالم کے سمندروں میں غوطہ لگانے والے اس فقیر نے آپ کے الفت آمیز الفاظ اور مسرت بخش معنی اور حیرت انگیز معارف سے ایک ایسا ذخیرہ حاصل کیا ہے جس سے

دل بے حد محظوظ ہوا اور جلسہ اعظم مذاہب لاہور کا مضمون جو آنجناب نے ارسال فرمایا ہے باوجود ایک بیش قیمت حقائق کی (روحانی) غذا ہونے کے (اس کے مضمون کو) حیرت انگیز طریق سے ادا کیا گیا ہے جس نے سامعین کے دل موہ لیے۔

یہ خطوط اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جوابی مکاتیب ''اشارات فریدی'' جلد سوم میں ریکارڈ ہو چکے ہیں۔ اس طرح یہ خط و کتابت قیامت تک کے لیے محفوظ ہوگئی ہے۔

''اشارات فریدی'' حصہ سوم کی عظمت ومنزلت

''اشارات فریدی'' کے آخر میں صفحہ ۱۸۶، ۱۸۷ پر لکھا ہے:

''(ترجمہ): کتاب اشارات فریدی المعروف مقابیس المجالس کی تیسری جلد مکمل ہوئی............ اور یہ جلد سوم اول تا آخر میں نے خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ کی خدمت اقدس میں سبقاً سبقاً پڑھی اور حضرت خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ نے کمال مہربانی اور توجہ سے اس کو سنا اور پوری تحقیق کے ساتھ اس کی تصحیح واصلاح فرمائی۔ فقط۔ تمت بالخیر''۔

اس کے بعد حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ کے فرزند جلیل اور جانشین قطب الموحدین حضرت خواجہ محمد بخش صاحب (ولادت ۱۸۶۵ء۔ وفات ۱۵ ستمبر ۱۹۱۱ء) نے اس مبارک تالیف پر جو شاندار اور بے نظیر تقریظ رقم فرمائی اس نے کتاب کے لفظ لفظ کے مستند ہونے پر مہر تصدیق ثبت کردی۔ ذیل میں اس معرکہ آراء تقریظ کا اردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے:۔

''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور اس

کے رسول خاتم النّبین اوراس کی آل اوراصحاب پر درود اور سلام ہو۔

اما بعد فقیر محمد بخش سکنہ چاچڑاں شریف کہتا ہے کہ چونکہ کتاب مقابیس المجالس میں درحقیقت معرفت کا ایک نصاب ہے اور اشارات فریدی کے نام سے مشہور ہے اور جو کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ملت کے سرتاج حجت نبوی ﷺ کی روشن دلیل اور خدائے یگانہ کے انوار غیبیہ کے مشاہدہ کرنے والے وحدانیت سے پردہ اٹھانے والوں کے بادشاہ مشہور بزرگ عالم قطب جہان۔ مانے ہوئے غوث عالم ملکوت کے حقائق بیان کرنے والے توحید کی مجسم صورت، ہمارے سردار، ہمارے مرشد حضرت قبلہ خواجہ غلام فرید میرے والد ماجد رضی اللہ عنہ کے ملفوظات مبارکہ ہیں جو برادرم دینی (دینی بھائی) مولانا رکن الدین صاحب سکنہ پر ہار سونکی سلمہٗ ربہ نے نو سال کی مدت میں ہمہ تن گوش رہ کر جمع کیے ہیں۔ جس کا صرف ایک ہی نسخہ تھا اور آپ کے تمام معتقدین اور سب طالبان طریقت اور مالکان حقیقت ہر طرف دوڑتے پھرتے اوراس معرفت کے خزانہ کے متلاشی تھے۔ پس بہت سارو پیہ خرچ کر کے خان صاحب والا شان محمد عبدالعلیم خان صاحب بہادر سکنہ ریاست ٹونک کے زیر اہتمام اس کو طبع کرایا تا کہ دنیا کے تمام اطراف واکناف میں پھیل جائے اور ہر کوئی اس مبارک نسخہ کے مطالعہ میں اپنی ہمت صرف کرے اور معارف کے موتی حاصل کرے ۔فقط۔ (دستخط) فقیر محمد بخش بقلم خود

''اشارات فریدی'' جلد سوم ۱۳۲۰ھ میں مطبع مفید عام آگرہ میں چھپی تھی اور اس کے سرورق پر اس کا پورا نام ''مقابیس المجالس المعروف اشارات فریدی'' شائع ہوا۔

اشارات فریدی جلد سوم میں تعریفی کلمات

ان مکاتیب کے علاوہ جو آپ کے ملفوظات ''اشارات فریدی'' میں شائع شدہ ہیں۔ آپ کے ارشادات میں حضرت مسیح موعودؑ کی شان اقدس کے متعلق تعریفی کلمات بڑی کثرت سے موجود ہیں جو فارسی الفاظ میں ہیں جن میں سے بعض کا اردو ترجمہ نمونۂ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہ ارشادات ''اشارات فریدی'' حصہ سوم میں مرقوم ہیں۔

دعویٰ مسیحت کی تصدیق

(ترجمہ): اس کے بعد حضرت خواجہ صاحب نے حضرت مرزا صاحب کے بارے میں فرمایا کہ مرزا صاحب نیک اور صادق مرد ہیں اور انہوں نے مجھے اپنے الہامات کی ایک کتاب (انجام آتھم) بھیجی ہے۔ ان کا کمال اس کتاب سے ظاہر ہے اسی اثناء میں علماء ظواہر میں سے کسی نے جو حضرت خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا حضرت اقدس کے متعلق زبان طعن دراز کی اور آپ کا ردو انکار کیا۔ حضرت خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ نہیں نہیں وہ مرد صادق ہیں مفتری اور کاذب نہیں۔ ان کا دعویٰ جعلی اور خود ساختہ نہیں ہے زیادہ سے زیادہ تم یہ کہہ سکتے ہو کہ ان سے بعض اپنے کشوف کے سمجھنے میں تھوڑی سی اجتہادی غلطی ہوئی ہے اس کے بعد فرمایا کہ لوگوں نے تو انا الحق کہا ہے اور اگر وہ (یعنی مرزا صاحب) اپنے آپ کو مجدد اور عیسیٰ قرار دیں تو پھر بھی عبد ہی کہلاتے ہیں۔''

(صفحہ ۴۲ مطبوعہ آگرہ ۱۳۲۰ھ)

(اشارات فریدی، جلد سوم صفحہ ۴۲ تا ۴۴)

عدیم النظیر معارف قرآن اور سلاطین عالم کودعوت اسلام

اس کے بعد فرمایا کہ مولوی حکیم نور الدین صاحبؓ جو آپ کے صادق الارادت اور راسخ العقیدہ مریدوں میں سے ہیں ایک دفعہ میرے پاس بہاولپور آئے تھے انہوں نے فرمایا کہ میں مرزا صاحب کا جو مرید ہوا ہوں ان کی اور کرامات کو دیکھ کر نہیں ہوا بلکہ یہ تین امر دیکھ کر ہوا ہوں۔

☆......اول یہ کہ حضرت مرزا صاحب نے ظاہری علم صرف ونحو کا شرح ملا تک پڑھا ہے اور وہ بھی انگریزوں کی ملازمت کے وقت دوسرے علماء کی مانند بھلا دیا تھا اور اب ایسے متبحر اور یگانہ روزگار عالم ہیں کے قصائد عربی اور فارسی اور اردو کمال فصاحت اور بلاغت کے ساتھ چالیس چالیس شعر یک دفعہ بلا تامل لکھے چلے جاتے ہیں اور قرآن شریف کے معانی کے رموز جو کچھ ہم لوگوں کو معلوم ہیں وہ عموماً صوفیاء کی کتابوں ہی سے ہیں۔ خصوصاً فصوص الحکم اور فتوحات مکیہ شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی سے۔ مگر قرآن شریف کے وہ اسرار اور معانی جو ہم نے حضرت مرزا صاحب سے سنے ہیں نہ پہلے کسی کتاب میں دیکھے ہیں اور نہ سوائے حضرت مرزا صاحب کے کسی اور شخص سے سنے ہیں۔

☆......دوم یہ کہ ہم نے حضرت مرزا صاحب کو رات دن اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ومشغول دیکھا ہے۔

☆......سوم یہ کہ دین اسلام کی اشاعت میں ایسے کمر بستہ ہیں کہ بےخوف وہراس تمام ملکوں اور شہروں کے ملوک وسلاطین کو دعوت اسلام دی ہے۔ جیسا کہ ملکہ زمان بادشاہ لنڈن کو صلیب کی شوکت اور کفارہ اور تثلیث کے عقیدہ کو توڑنے کی غرض

سے دین اسلام کی دعوت دی ہے اور بادشاہ جرمن اور فرانس اور روس کو بھی دعوت دی ہے کہ اپنے جھوٹے عقیدوں کو چھوڑ کر اسلام قبول کریں۔ اور روم کے بادشاہ اور امیر عبدالرحمان کابل کے بادشاہ وغیرہ سب کو دعوت دی ہے کہ حمایت اسلام کریں اور کبھی ان کے دل میں کوئی خوف و ہراس نے راہ نہیں پائی۔''

عالمگیر دعوتِ اسلام

حدیث کدعہ اور چاند و سورج گرہن کے آفاقی نشان کے ظہور پر اظہار مسرت

مقبوس نمبر ۲۷۔ بوقت عشاء منگل کی رات ۲۹ ماہ شعبان ۱۳۱۴ھ

حضرت خواجہ صاحبؒ کی پابوسی و زیارت کا شرف حاصل ہوا جس سے بہتر کوئی خوش نصیبی اور عبادت نہیں ہے۔ اس نشست میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی اور آپ کے منکرین کی مذمت اور ردوقدح کا ذکر چلا۔ ایک دانشمند حاضر تھا۔ اس نے حضرت مرزا صاحب کی تعریف وثناء بیان کی جس سے حضرت خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ بہت مسرور ہوئے۔ اس کے بعد فرمایا کہ حضرت مرزا صاحبؑ تمام اوقات خدائے عزوجل کی عبادت میں گزارتے ہیں یا نماز پڑھتے ہیں یا قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں یا دوسرے ایسے ہی دینی کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور دین اسلام کی حمایت پر اس طرح کمر ہمت باندھی ہے کہ ملکہ زماں لنڈن کو بھی دین محمدیؐ (اسلام) قبول کرنے کی دعوت دی ہے اور روس اور فرانس اور دیگر ملکوں کے بادشاہوں کو بھی اسلام کا پیغام بھیجا ہے۔ اور ان کی تمام ترسعی وکوشش اس بات میں ہے کہ وہ لوگ عقیدہ تثلیث وصلیب کو جو کہ سراسر کفر ہے چھوڑ دیں اور اللہ تعالیٰ کی توحید اختیار کرلیں۔ اور اس وقت کے علماء کا حال دیکھو کہ دوسرے تمام

جھوٹے مذاہب کو چھوڑ کر ایسے نیک مرد کے درپے ہوگئے ہیں جو کہ اہل سنت و الجماعت میں سے ہے اور صراط مستقیم پر قائم ہے۔اور ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔اور یہ اس پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ان کے عربی کلام کو دیکھو جو انسانی طاقتوں سے بالا ہے اور ان کا تمام کلام معارف وحقائق اور ہدایت سے بھرا ہوا ہے۔وہ اہل سنت والجماعت اور دین کی ضروریات سے ہرگز منکر نہیں ہیں۔اس کے بعد حضرت خواجہ صاحبؒ نے فرمایا کہ مرزا صاحب نے اپنے مہدی ہونے پر بہت سی علامات کی ہیں ان میں سے دو علامات انہوں نے خود اپنی کتاب ضمیمہ انجام آتھم میں درج کی ہیں۔وہ نہایت اعلیٰ اور بدرجہ غایت ان کے دعویٰ مہدویت پر گواہ ہیں۔ایک یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مہدی اس بستی میں ظاہر ہوں گے جس کو کدعہ کہتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ ان کی تصدیق کرے گا اور دور دور شہروں سے ان کے اصحاب جمع کرے گا جن کی تعداد اصحاب بدر کے برابر یعنی تین سو تیرہ ہوگی اور ان کے پاس کتاب ہوگی جس میں ان اصحاب کی تعداد اور ان کے نام اور ان کے شہروں کے نام اور ان کے اوصاف اس چھپی ہوئی کتاب میں درج ہوں گے۔یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

> مہدی ایک ایسے گاؤں سے ظاہر ہوگا کہ لوگ اس کو کدعہ کہتے ہوں گے اور کدعہ اصل میں قادیان کا معرب ہے۔

دوسری علامت یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث دارقطنی میں حضرت امام محمد باقرؒ سے مروی ہے کہ یقیناً ہمارے مہدی کے لیے دو نشان ہیں جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے کسی مدعی کے لیے یہ دو نشان ظاہر نہیں ہوئے۔یعنی رمضان شریف

میں چاند کو اس کی پہلی رات گرہن لگے گا اور سورج کو اس کی درمیانی رات گرہن لگے گا۔ چونکہ ماہ اپریل ۱۸۹۴ء کو چھٹی تاریخ کو خسوف قمر اور کسوف شمس واقع ہو گیا ہے۔ پس حضرت مرزا صاحب نے اپنی طرف سے اتمام حجت کے لیے تمام دنیا کے اطراف واکناف میں ان معنوں کا اشتہار شائع کیا ہے کہ یہ پیشگوئی جو آنحضرت ﷺ نے مہدی موعود کے ظاہر ہونے کے متعلق بیان فرمائی تھی اب پوری ہو گئی ہے۔

ہر ایک پر واجب ہے کہ میرے مہدی ہونے کو تسلیم کریں اور اقرار کریں۔ مگر اس زمانے کے مولویوں نے یہ طفلانہ سوال کیا ہے کہ حدیث شریف سے یہ معنی ظاہر ہوتے ہیں کہ رمضان شریف کی پہلی رات کو چاند گرہن ہو گا اور اسی ماہ رمضان میں سورج کو بھی گرہن ہو گا۔ اور یہ چاند گرہن رمضان کی تیرہویں تاریخ کو واقع ہوا ہے۔ اور سورج گرہن رمضان کی اٹھائیسویں تاریخ کو واقع ہوا ہے اور یہ بات حدیث شریف کے فرمان کے خلاف ہے۔ وہ کسوف وخسوف کوئی اور ہو گا جو کہ مہدی برحق کے زمانہ میں واقع ہو گا۔

اس کے بعد حضرت خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ نے فرمایا سبحان اللہ! سنئے! حضرت مرزا صاحب نے مذکورہ حدیث کے کیا معنی کئے ہیں اور منکر مولویوں کو کیا جواب دیا ہے؟ حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ حدیث شریف کے معنے یہ ہیں کہ ہمارے مہدی کی تائید و تصدیق کیلیئے دو نشان مقرر ہیں اس وقت سے کہ جب سے آسمان و زمین پیدا ہوئے۔ یہ دونوں نشان کسی مدعی کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے اور وہ دو نشان یہ ہیں کہ مہدی موعود کے دعویٰ کے وقت چاند گرہن پہلی رات کو ہو گا اور وہ چاند گرہن کی تین راتوں میں سے پہلی رات یعنی تیرھویں رات

ہے۔اور سورج گرہن کے دنوں میں سے درمیانہ دن یعنی ماہ رمضان کی اٹھائیسویں تاریخ ہے۔

اس کے بعد حضرت خواجہ صاحبؒ نے فرمایا کہ بے شک حدیث شریف کے معنے اسی طرح سے ہیں جس طرح حضرت مرزا صاحب نے بیان فرمائے کیونکہ چاند گرہن ہمیشہ مہینہ کی ۱۳ یا ۱۴ یا ۱۵ تاریخ کو ہی واقع ہوتا ہے۔اور سورج گرہن ہمیشہ مہینہ کی ۲۷ یا ۲۸ یا ۲۹ تاریخ کو ہی وقوع پذیر ہوتا ہے۔

پس چاند گرہن جو بتاریخ ۶ ماہ اپریل ۱۸۹۴ کو واقع ہوا ہے وہ ماہ رمضان المبارک کی تیرھویں تاریخ ہے جو کہ چاند گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات ہے اور سورج گرہن کے دنوں میں سے درمیانے دن سورج گرہن ہوا ہے۔(اور وہ ماہ رمضان کی ۲۸ تاریخ ہے)۔بعد ازاں حضرت خواجہ صاحبؒ نے تسبیح (مالا) مبارک چارپائی پر رکھ دی اور نماز عشاء باجماعت ادا فرمائی اور یہ عاجز (رکن الدین) بھی نماز باجماعت میں شامل ہوا۔ (اشارات فریدی جلد سوم صفحہ ۶۹ تا ۷۲)

مہدی برحق کی بے ادبی پر انتباہ

اور

اس کے ظہور کی عارفانہ منادی

(ترجمہ): مقبوس نمبر ۵۶۔بعد از نماز ظہر بروز منگل بتاریخ ۲۷ ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۴ھ)

حضرت خواجہ صاحب کی پابوسی اور زیارت کا شرف حاصل ہوا جس سے بہتر کوئی عبادت اور سعادت نہیں............اسی اثناء میں حافظ گموں سکنہ حدود گڑھی بختیار خان نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق نامناسب اور ناروا باتیں کہنا شروع

کیں۔اس وقت حضرت خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور آپ نے اس حافظ کو تنبیہ کی اور اسے ڈانٹا۔اس حافظ نے عرض کی کہ قبلہ ! جبکہ مرزا صاحب میں حضرت عیسیٰ بن مریم کے حالات وصفات اور مہدی موعود کے اوصاف نہیں پائے جاتے تو ہم کس طرح اعتبار کرلیں کہ وہ عیسیٰ اور مہدی ہیں۔حضور خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ نے فرمایا کہ مہدی کے اوصاف پوشیدہ اور چھپے ہوئے ہیں وہ اوصاف ایسے نہیں جیسے لوگوں کے دلوں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیا تعجب ہے کہ یہی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مہدی ہوں۔جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بارہ (۱۲) دجال ہیں۔پس اسی قدر مہدی ہیں۔اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ عیسیٰ اور مہدی ایک ہی شخص ہے۔اس کے بعد فرمایا کہ یہ کوئی شرط نہیں ہے کہ مہدی کی تمام علامات جو کہ لوگوں کے فہم کے مطابق بیٹھی ہوئی ہیں ظاہر ہو جائیں۔بلکہ اے حافظ! بات دوسری طرح ہے۔اگر اسی طرح ہوتا جیسا کہ لوگ خیال کرتے ہیں تو تمام دنیا مہدی برحق کو جان لیتی اور اس پر ایمان لے آتی جیسا کہ پیغمبر ہیں کہ ہر نبی کی امت کئی گروہ ہوگئی۔بعض پر اس پیغمبر کا حال ظاہر ہو گیا۔وہ اس پر ایمان لاتے رہے۔اور بعض پر اس پیغمبر کا حال ظاہر ہی نہیں ہوا۔اس وجہ سے اس گروہ نے انکار کر دیا اور کافر ہو گیا۔اگر ہر نبی کی امت پر اپنے وقت کے نبی کا حال منکشف ہو جاتا تو تمام مسلمان ہو جاتے جیسا کہ آنحضرت ﷺ ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے اوصاف وعلامات کتب سماویہ میں لکھے ہوئے تھے اور جب آنحضرت ﷺ ظاہر ہوئے اور مبعوث ہو گئے تو انہوں نے بعض علامات کو اپنی سمجھ اور فہم اور خیال کے مطابق نہ پایا۔پس جن لوگوں پر آنحضرت ﷺ کا معاملہ ظاہر ہو گیا تو وہ ایمان لے

آئے اور جس گروہ پر آپ کا حال نہ کھلا انہوں نے انکار کر دیا۔ اسی طرح مہدی کا حال ہے۔ پس اگر مرزا صاحب مہدی ہوں تو کونسی بات مانع ہے۔''

(صفحہ ۱۲۳ تا ۱۲۴)

فتویٰ کفر پر دستخط کرنے سے قطعی انکار

ترجمہ: مقبوس نمبر ۸۳۔ بوقت ظہر (بروز جمعۃ المبارک ۴ ذوالحج ۱۳۱۴ھ)

حضرت خواجہ صاحبؒ کی پابوسی اور زیارت کا شرف حاصل ہوا جس سے بہتر کوئی عبادت اور سعادت نہیں ہے..........۔

اس کے بعد مولوی غلام دستگیر قصوری جو کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ کمال مخالفت رکھتا تھا اور اس کے پاس حضرت مرزا صاحب کے خلاف کفر کے فتوے لکھے ہوئے تھے حضرت خواجہ صاحبؒ کی خدمت میں آیا اور آداب بجالا کر بیٹھ گیا۔ اور چند کتب حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ قادیانی کی تصنیفات میں سے جو کہ اپنی بغل میں دبائے ہوئے تھا حضرت خواجہ صاحبؒ کے سامنے رکھ دیں۔ اور ہر ایک کتاب میں سے وہ مقامات جن پر اس نے نشان لگائے ہوئے تھے ایک ایک کر کے حضرت خواجہ صاحبؒ ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ ونفعنا و ایاکم بلقائہ کے سامنے پڑھتا۔ اور کہتا دیکھئے! اس جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے۔ اور اس جگہ دیگر انبیاء علیہ السلام کی توہین کی ہے اور حقیقت حال یوں ہے کہ مرزا صاحب نے عیسائیوں اور یہودیوں کی تردید کے پیش نظر انجیل اور تورات (جن میں تحریف ہو چکی ہے) سے اس قسم کی مذموم باتیں جو ان کتابوں میں پائی جاتی ہیں اپنی کتابوں میں نقل کی تھیں۔ لیکن مولوی غلام دستگیر کو اس حقیقت سے آگاہی نہ تھی۔

اس وجہ سے اس نے حضرت خواجہ صاحبؒ کے سامنے حضرت مرزا صاحب کی مذمت کی۔ حضرت خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ نے اس کی تمام تقریر کو سنا اور اس کو کوئی جواب نہ دیا۔ اس کے بعد جناب مولوی غلام احمد صاحب اختر نے عرض کی قبلہ! جو کچھ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے لکھا ہے وہ عیسائیوں کو کہتے ہیں کہ جو کچھ تمہاری انجیل اور تورات (جو محرف ہیں) میں لکھا ہوا ہے کہ یسوع اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے اور یہ کہ تم تثلیث اور کفارہ کا عقیدہ رکھتے ہو اور دیگر بُری باتیں اور توہین جو کہ یسوع اور دیگر انبیاء علیہ السلام کے متعلق انجیل اور تورات سے ظاہر ہوتی ہیں یہ سب باتیں سراسر بہتان ہیں اور ایسے ہی یسوع بھی ایک فرضی شخصیت ہے اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہ جن کی نبوت اور اوصاف اور معجزات کے متعلق قرآن شریف خبر دیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا نبی ہے۔ اور وہ ہماری آنکھوں کا نور ہے۔ پس بہتر ہے کہ اس یسوع کا مذہب جسے تم نے اپنے دل میں بٹھایا ہوا ہے اس کو چھوڑ دو اور ترک کر دو۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے حق میں گالی گلوچ اور فحش باتیں نہ کہو اور آنحضرت صلعم کے پیش فرمودہ دین اسلام کو قبول کرلو ورنہ میں تمہارے اس فرضی یسوع کی اس سے زیادہ خبر لوں گا۔ (تمہاری کتابوں سے) حضرت خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ نے فرمایا: ہاں ٹھیک، حقیقت اسی طرح ہے۔

بعد ازاں مولوی غلام دستگیر مذکور نے عرض کیا کہ وہ خط جو حضور نے مرزا صاحبؑ قادیانی کو لکھا ہے۔ مرزا صاحب نے حضور کے اس خط کو اپنی کتاب ''انجام آتھم'' کے ضمیمہ میں درج کر کے شائع کر دیا ہے اور اخبارات میں چھپوا کر دنیا

کے چاروں طرف شائع کر دیا ہے اور حضور کے اس خط کو مرزا صاحبؑ نے اپنی سچائی کی مضبوط سند قرار دی ہے اور تمام روئے زمین کے علماء وصلحاء پر نمایاں طور پر حجت قرار دی ہے اور وہ (حضرت اقدس مرزا صاحب) کہتے ہیں کہ دیکھئے! اس طرح شیخ اکبر واعظم جو جہاں میں مقتداء ہیں میرے موقف کی صحت کے معترف ہیں۔ اور مجھ کو اللہ تعالیٰ کے صالح بندوں میں سے جانتے ہیں۔ پس حضور کو چاہیے کہ اس سے سروکار نہ رکھیں اور دنیا کے علماء کی حمایت فرمائیں اور وہ اس طرح کہ حضور بھی ان فتووں پر جو ہم نے ان (مرزا صاحب) کے انکار اور ردّ میں لکھے ہیں حضور بھی ان کے کفر کا فتویٰ خود لکھ دیں۔ مگر حضرت خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ نے اس فتویٰ پر ہرگز اپنے دستخط نہ کئے...... اس وقت حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی حق پر ہیں اور اپنے معاملہ میں راستباز و صادق ہیں اور آٹھوں پہر اللہ تعالیٰ حق سجانہ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور اسلام کی ترقی اور دینی امور کی سر بلندی کے لیے دل وجان سے کوشاں ہیں۔ میں ان میں کوئی مذموم اور قبیح چیز نہیں دیکھتا۔ اگر انہوں نے مہدی اور عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو یہ بھی ایک ایسی بات ہے جو جائز ہے۔ (اشارات فریدی جلد ۳ صفحہ ۱۷۷ تا ۱۷۹)

عبداللہ آتھم کی پیشگوئی کے مطابق ہلاکت کا اعترافِ حق

(ترجمہ): مقبوس نمبر ۷۔ بوقت مغرب۔ سوموار کی رات۔ ۱۸ ماہ جمادی الاول ۱۳۱۴ھ

.... بعد ازاں ایک شخص نے باوا گرونانک رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کیا۔ اس کے بعد کچھ ذکر حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ اور پادری عبداللہ آتھم (جو کہ حضرت اقدسؑ کا سخت مخالف تھا) کا چل پڑا۔ اور خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ

ببقائہ نے فرمایا کہ اگر چہ عبداللہ آتھم حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ قادیانی کی پیشگوئی (جو انہوں نے عبداللہ آتھم کی موت کے متعلق کی تھی) کی مقررہ مدت کے اندازاً اور حد سے باہر چلا گیا یعنی پیشگوئی کی معیاد کے بعد فوت ہوا مگر مرزا صاحب کے سانس (یعنی بددعا) سے مرا۔

اسی اثناء میں حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے عرض کی کہ کیا یہ عبداللہ آتھم جو مرزا صاحبؑ قادیانی کی بددعا سے مرا ہے یہ وہی شخص ہے جس کا سر ہر سال انگریزوں کے پاس بیچا جاتا تھا یا کوئی اور؟ تو حضرت خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ نے فرمایا کہ یہ وہ نہیں ہے، وہ سید احمد نیچری ہے وہ مسلمان ہے اور یہ عبداللہ آتھم عیسائی ہے۔ (اشارات فریدی جلد۳ صفحہ۱۴، ۱۵)

اس کے بعد خواجہ صاحب نے فرمایا کہ مرزا صاحب نے عبداللہ آتھم پادری کی موت کے متعلق پیشگوئی کی تھی کہ وہ ایک سال کے عرصہ کے اندر مر جائے گا۔ لیکن واقعہ اس کے خلاف وقوع میں آیا۔ یعنی پادری آتھم اس موعود سال کے گزر جانے پر دوسرے سال مرا۔ اس کے بعد حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا کہ جب یہ بات مولوی نوالدین صاحبؓ (جو کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ کے مرید ہیں) کے سامنے بیان ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگوں کا اعتقاد حضرت مرزا صاحب کے حق میں اس قسم کا نہیں ہے کہ آتھم پادری کے موعود سال کے اندر نہ مرنے سے متزلزل ہو کر ختم ہو جائے۔ کیونکہ اس قسم کے واقعات اللہ تعالیٰ کی بعض مصلحتوں کے ماتحت سابقہ انبیاء کرام کے وقت میں بھی پیش آتے رہے ہیں۔ چنانچہ واقعہ حدیبیہ سے قبل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، احمد مجتبیٰ رسول خدا ﷺ نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا تھا کہ ہم اس سال

بیت اللہ شریف کا طواف کریں گے حالانکہ ان تینوں باتوں میں سے کوئی بات بھی وقوع میں نہ آئی اور حضور علیہ السلام کفار کے ساتھ صلح کر کے مقام حدیبیہ سے واپس تشریف لے آئے۔ اس کے بعد حضرت خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ نے فرمایا کہ یہ مولوی نور الدینؓ وہ بلا ہے جسے ہندوستان میں علامہ کہتے ہیں۔ (اشارات فریدی جلد۳ صفحہ ۴۳،۴۴)

نوٹ: مندرجہ بالا حوالوں کا ترجمہ مولانا عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مرحوم کی مشہور کتاب ''شہادات فریدی'' مطبوعہ نومبر ۱۹۶۱ء سے لیا گیا ہے۔ (فجزاہ اللہ و جعل مثواہ فی الجنۃ)

حضرت خواجہ صاحب کے ملفوظات پانچ جلدوں میں شائع ہوئے تھے جو نایاب ہو چکے تھے۔ ان کے ایک عقیدت مند ''مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری'' نے بڑی تگ و دو اور تلاش کے بعد حاصل کئے اور ان کا نہایت عمدہ، رواں اور سلیس اردو ترجمہ کیا۔ یہ ترجمہ ''بزم اتحاد المسلمین لاہور پاکستان'' (طارق روڈ لاہور) نے رجب ۱۴۱۱ھ میں دیدہ زیب شکل میں شائع کیا مگر افسوس صد افسوس فاضل مترجم نے حضرت خواجہ صاحب کے حضرت مسیح موعودؑ کے نام جملہ مکاتیب اور مذکورہ بالا ایمان افروز ارشادات ترجمہ سے یکسر خارج کر دیئے۔ یہ سلوک ایک مرید کی طرف سے اپنے مرشد حق کی کتاب کے ساتھ کیا گیا ہے جس کی نسبت اسے خود مسلم ہے کہ:

''یہ کتاب حضرت خواجہ صاحب کی زندگی کے آخری نو دس سال کی کاوش اور عرق ریزی کا نتیجہ ہے۔ اور مریدین کی ظاہری و باطنی تعلیم و تربیت کے متعلق بیش

بہا جواہرات سے لبریز ہے۔ اس کتاب میں ایسی جامعیت ہے کہ جہاں اس سے عامۃ الناس مستفیض ہو سکتے ہیں طالبان راہ حق کے تمام طبقات یعنی مبتدی متوسط اور منتہی سب کے لیے ان کے حسب استعداد اسباق و نکات موجود ہیں''۔

''مقابیس المجالس جس کو آئندہ ہم سہولت کی خاطر اشارات فریدی سے موسوم کریں گے کی پہلی تین جلدوں کی طباعت آپ کے خلیفہء جانشین قطب الموحدین حضرت خواجہ محمد بخش قدس سرہ کے زیر سرپرستی نواب محمد عبدالعلیم خان والئی ریاست ٹونک نے جو حضرت اقدس کے رسخ العقیدہ مرید تھے سال ۱۳۲۱ھ یعنی آپ کے وصال کے دو سال بعد مطبع مفید عام آگرہ میں کرائی۔''

(''مقابیس المجالس'' صفحہ ۸۸۔۸۹)

قرآن مجید نے یہودی احبار کو تحریف کا مجرم قرار دے کر جس درجہ زجر و توبیخ فرمائی ہے اس کی مزید تشریح کی ضرورت نہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

''اگر تم اس امت میں یہود کا نمونہ دیکھنا چاہو تو ان علماء سوء کو دیکھ لو''

(ترجمہ: الفوز الکبیر صفحہ ۷ ا ناشر ادارہ اسلامیات لاہور فروری ۱۹۸۲ء)

اہل حدیث عالم مولوی ثناء اللہ صاحب نے اخبار اہلحدیث ۱۹/ اپریل ۱۹۰۷ میں یہ برملا اعتراف کیا کہ ''قرآن میں یہودیوں کی مذمت کی گئی ہے کہ کچھ حصہ کتاب کا مانتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے۔ افسوس کہ آجکل ہم اہلحدیثوں میں بالخصوص یہ عیب پایا جاتا ہے۔ (بحوالہ زجاجہ صفحہ ۱۹۷ مؤلفہ سید طفیل محمد شاہ صاحب مطبع آرٹ پریس۔ ۱۵۔ انارکلی لاہور)

؎ ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل وجان اس پہ قربان ہے

شمائل ترمذی

حضرت امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ (المتوفی ۲۷۹ھ ۸۹۲ء) کا شمار محدثین عظام میں ہوتا ہے۔ حضرت امامؒ آنحضرت ﷺ کے حلیہ مبارک، لباس عادات و شمائل اور اخلاق و معمولات کے متعلق جتنی روایات پہنچیں ان کو ایک کتاب ''شمائل ترمذی'' میں جمع کردیا۔ علماء اور محدثین نے اس جامع کتاب کی بہت سی شرحیں اور حواشی لکھے ہیں۔ شمائل ترمذی میں آنحضرت ﷺ کے اسمائے مبارک کے بارے میں ایک حدیث درج ہے کہ ''اَنَا الْعَاقِب'' کہ مَیں عاقب ہوں۔ اس حدیث کے ساتھ بطور تشریح یہ عبارت ہے اَلْعَاقِبُ الَّذِی لَیس بَعدَہ نَبِی '' اسی ترجمہ سے حسین مجتبائی دہلی اور امین کمپنی بازار دہلی میں چھپنے والے نسخوں کے بین السطور میں یہ تصریح موجود ہے کہ ''ھٰذَا قَولُ الزُّھرِی '' (یہ امام زہریؒ کا قول ہے) پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں ''شمائل ترمذی'' کا ایک قلمی نسخہ ہے۔ جس پر ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۰۲ ہجری کی تاریخ درج ہے اس مخطوطہ میں بھی اس مقام پر بین السطور لکھا ہے ''ھذا قول الزھری شیخ ابن حجر '' یعنی شیخ ابن حجر کے نزدیک یہ امام زہری کا قول ہے۔

علاوہ ازیں مشکوٰۃ کے شارح حضرت ملا علی القاریؒ المتوفی ۱۰۱۴ھ ۱۶۰۶ء نے بھی فرمایا ہے کہ:۔

''اَلظَّاھِرُ اَنَّ ھٰذَا تفسیر '' لِلصَّحَابِی اَومَن بَعدَہ' وفِی شَرحِ مُسلِمٍ قَالَ ابنُ الاعَرَبِی اَلعَاقِبُ الَّذِی یَخلُفُ فِی الخَیرِمَن کَانَ قَبلَہ' '' (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد۵ (صفحہ ۲۷۶ مطبوعہ مصر ۱۳۰۹ھ)

یعنی صاف ظاہر ہے کہ ''العاقب الذی لیس بعدہ نبی '' کسی صحابی یا بعد میں آنے والے شخص کی تشریح ہے۔ مسلم کی شرح میں ہے کہ ابن اعرابی[1] نے کہا ہے کہ عاقب وہ ہوتا ہے جو کسی اچھی بات میں اپنے سے پہلے کا قائمقام ہو۔

قارئین حیران ہوں گے کہ اس واضح حقیقت کے باوجود ''قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی'' سے ۱۳۸۰ھ ۱۹۶۱ء میں ایک شمائل ترمذی شائع کی گئی جس میں سے ''ھذا قول الزھری '' کے بین السطور الفاظ بالکل حذف کر دیئے گئے ہیں تا کہ یہ مغالطہ بآسانی دیا جاسکے کہ عاقب کی یہ تشریح آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی ہے اور فی الحقیقت یہ حدیث نبوی ہے یہی نہیں اس مغالطہ انگریزی کو انتہاء تک پہنچانے کے لیے حاشیہ میں بھی لکھ دیا گیا ہے کہ ولیس بعدی نبی اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

صحیح مسلم شریف

حضرت امام مسلمؒ بن حجاج (ولادت ۲۰۶ھ ۲۲۔۸۲۱ء وفات ۲۶۱ھ ۸۷۵ء) علمِ حدیث کے مسلمہ امام کبیر ہیں۔ جن کی شہرہ آفاق صحیح مسلم کو یہ شرف حاصل ہے کہ ہمیشہ اصح الکتاب بعد کتاب اللہ بخاری شریف کے ساتھ ساتھ اس کا نام بھی لیا جاتا

---

[1] ابن اعرابی وفات ۲۳۱ھ ۸۴۶ء

ہے۔ صحیح مسلم کی شہرت اور مقبولیت کا اندازہ اس امر سے ہوسکتا ہے کہ اس کی بہت سے شروح آج تک لکھی گئی ہیں۔ مسلم کے شارحین میں حضرت امام جلال الدین سیوطیؒ اور حضرت قاضی ایاز جیسے اکابر امت اور ائمہ فن کے علاوہ شافعی مالکی۔ حنفی غرض کہ ہر مکتب فکر کے بزرگ شامل ہیں۔ حضرت امام مسلمؒ نے کتاب الحج باب فضل الصلوٰة بمسجدی مکة و مدینة میں مندرجہ ذیل حدیث بروایت حضرت ابوہریرہؓ درج فرمائی ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه و سلم فَاِنِّی اٰخِرُ الاَنبِیَاءِ وَ اِنَّ مَسجِدِی اٰخِرُ المَسَاجِدِ[1]

یعنی میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے۔

یہ حدیث جماعت احمدیہ کے نظریۂ ختم نبوت کی زبردست موئید ہے جس سے آنحضرت ﷺ کے آخری نبی ہونے کی تفسیر خود حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفی ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے فرمائی ہے۔ یہ حدیث بھی صحیح مسلم کتاب الحج سے نکال دی گئی ہے۔ یہ حذف شدہ نسخہ شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز لاہور نے نومبر ۱۹۵۶ء میں شائع کیا ہے اور اس کا ترجمہ سید رئیس احمد صاحب جعفری نے کیا ہے۔

صحیح مسلم میں دوسرا تغیر و تبدل یہ کیا گیا ہے کہ کتاب الایمان میں حضرت ابوہریرہ کی مندرجہ ذیل دو حدیثیں جو تمام پہلے مصری اور ہندوستانی نسخوں میں موجود تھیں صرف اس لیے حذف کر دی گئیں کہ ان سے جماعت احمدیہ کا یہ مسلک بالکل صحیح ثابت ہوتا تھا کہ آنیوالا مسیح ابن مریم امت محمدیہ کا ہی ایک فرد ہوگا۔ وہ دونوں حدیثیں یہ ہیں:۔

"(۱)......اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَاھُرَیرَۃَیَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّمَ :کیف اَنتُم اِذَا اِبنُ مَریَمَ فیکم و امّکُم"

"(۲).........عَن اَبِی ھُرَیرَۃ انّ رَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَیفَ اَنتُم اِذَا نَزَلَ فِیکُم ابنُ مَریَمَ فَاَمَّکُم مِنکُم" (ملاحظہ ہو صحیح مسلم مصری ایڈیشن کتاب الایمان القسم الاول من الجزء الاول صفحہ ۶۳ مطبوعہ ۱۳۴۸ھ ۱۹۳۹ء)

ستم کی انتہا یہ ہے کہ کتاب الایمان میں سے وہ پورا باب ہی کاٹ کر الگ کر دیا گیا ہے جس میں حضرت امام مسلمؒ نے یہ حدیث درج فرمائی تھی اور جس کا عنوان یہ ہے۔

"باب نزول عیسیٰ بن مریم حاکمابشریعۃ نبینامحمد صلی اللہ وعلیہ وسلمؐ"

اس طرح صرف اس ایک باب کے حذف کے نتیجہ میں چھ حدیثیں اور متعدد آثار واقوال صحیح مسلم کی کتاب الایمان سے نکالے جا چکے ہیں۔

مسلم شریف میں حضرت نواسؓ بن سمعان سے مروی اور مشہور عالم حدیث درج ہے جس میں آنحضرت خاتم الانبیا ﷺ نے مسیح محمدی ﷺ کو چار مرتبہ نبی اللہ کے پیارے خطاب سے یاد کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یرغب نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام واصحابہ" (کتاب الفتن)

عشاق رسول عربی (ﷺ) کے لیے یہ اطلاع قیامت صغریٰ سے کم نہیں کہ دیو بندی مکتب فکر کے جید عالم اور مذہبی راہنما "حضرت علامہ مولانا سید شمس الحق صاحب"

نے اپنی تالیف ''علوم القرآن فارسی'' کے صفحہ ۳۱۵ پر حضرت خاتم النبین (فداہ امی وابی) کے مبارک فقرہ سے نبی کا لفظ نہایت بے دردی کے ساتھ اڑا دیا ہے اور (معاذ اللہ) حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف منسوب فقرہ کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ اللہ یعنی عیسیٰ ابن مریم متوجہ ہوں گے۔ توحید کے پلیٹ فارم پر تثلیث کی منادی کرنے کی ایسی جگر سوز اور روح مسلم کو تڑپا دینے والی مثال شائد ہی کہیں مل سکے۔

انما اشکوا بثی و حزنی الی اللہ

اسباب النزول

سرزمین نیشاپور کے عظیم مفسر قرآن حضرت الشیخ الامام ابی الحسن علی الواحدی (المتوفی جمادی الثانی ۴۶۸ھ بمطابق جنوری ۱۰۷۶ء) شافعی مسلک کے مشاہیر میں سے تھے جنہوں نے دنیائے تفسیر، نحو، لغت اور شعر و سخن اور تاریخ میں یادگار لٹریچر چھوڑا ہے آپ کی معرکہ آرا تفسیر البسیط ۱۶ جلدوں پر مشتمل ہے۔

علاوہ ازیں المغازی، شرح دیوان المتنبی، الاغراب فی الاعراب، نفی التحریف عن القرآن الشریف اور مشہور عالم کتاب ''اسباب النزول'' آپ کے تبحر علمی اور قرآنی و ادبی ذوق و شوق کی آئینہ دار ہیں۔

''اسباب النزول'' کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ مصر اور بیروت سے اس کے متعدد ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ اکیسویں صدی عیسوی کے پہلے سال بیروت کے اشاعتی ادارہ دار الجلیل نے عرب سکالر السید محمود عقیل کی تحقیق، شرح اور فہرست کے ساتھ اس تفسیر کا نہایت دلآویز اور نیا جاذب و پرکشش ایڈیشن شائع کیا ہے۔ جو ۴۰۸ صفحات پر محیط ہے۔ اور کوثر قرآن کے تشنہ لبوں کے لئے لاثانی تحفہ ہے۔

راقم الحروف کو ۲۶ دسمبر ۱۹۷۸ء کو جلسہ سالانہ ربوہ کے مقدس سٹیج پر ''وفات مسیح اور احیائے اسلام'' کے موضوع پر تقریر کی سعادت عطا ہوئی۔ عاجز نے دوران تقریر ''اسباب النزول'' مصری کے حوالہ سے اُس تاریخی واقعہ نجران کا بھی ذکر کیا جو خاتم المومنین، خاتم العارفین، خاتم النبین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آستانہ عالیہ میں حاضر ہوا۔ شہنشاہِ دو عالم نے عیسائی دنیا کی ان معزز ومحترم شخصیات کو مسجد نبوی میں قیام وصلوٰۃ کا شرف بخشا اور دوران ملاقات الوہیت مسیح کے نظریہ پر بھی فیصلہ کن گفتگو فرمائی۔ اور ڈنکے کی چوٹ پر اعلان فرمایا کہ حضرت مسیح وفات پا چکے ہیں۔ چنانچہ خاکسار نے بتایا:- مکہ معظّمہ سے یمن کی طرف سات منزل پر نجران کی عیسائی ریاست تھی جہاں ایک عظیم الشان گرجا تھا جس کو وہ کعبۂ نجران کہتے تھے اور حرمِ کعبہ کا جواب سمجھتے تھے۔ یہ کعبہ تین سو کھالوں سے گنبد کی شکل میں بنایا گیا تھا، عرب میں عیسائیوں کا کوئی مذہبی مرکز اس کا ہمسر نہ تھا، اس ریاست کا انتظام تین شعبوں پر منقسم تھا، خارجی اور جنگی امور کے ناظم کو ''سَیّد'' کہتے تھے۔ دنیاوی اور داخلی امور ''عـــاقـــب'' کے سپرد ہوتے اور دینی امور کا ذمہ دار ''اُســـقف'' (لارڈ بشپ) کہلاتا تھا۔ ان مذہبی پیشواؤں کا تقرر خود قیصر روم کیا کرتا تھا۔ (معجم البلدان جلد ۸ صفحہ ۲۶۳)

آنحضرت ﷺ نے ان کے دوسرے بادشاہوں کے ساتھ تبلیغی خط لکھا جس پر ۹ھ ہجری میں نجران کا ایک پُرشکوہ وفد مدینہ حاضر ہوا۔ یہ وفد ساٹھ ارکان پر مشتمل تھا اور اس میں ریاست کے تینوں لیڈر بھی تھے۔ جن کے نام یہ ہیں عبدالمسیح (عـــاقِب) شرجیل یا اَیہم (سیّد) اور ابو حارثہ بن علقمہ (اسقف) یہ وفد شاہی

تزک واحتشام کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔

آنحضور ﷺ نے انہیں مسجد نبوی ﷺ میں اتارا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی نماز کا وقت آیا

تو پیغمبر اَمن ﷺ کی اجازت سے ان لوگوں نے مسجدِ نبوی میں ہی اپنی مخصوص عبادت

کی جس کے بعد آنحضور ﷺ نے اس وفد کو جو گویا عیسائی دنیا کا ایک نمائندہ وفد تھا

اسلام کی طرف بلایا اور انہوں نے جواب میں کہا کہ ہم تو پہلے ہی مسلمان ہیں

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم مسیح کو خدا کا بیٹا مانتے، صلیب پوجتے اور خنزیر کھاتے

ہو۔ یہی وجہ ہے کہ تمہیں اسلام لانے میں تامّل ہے، کہنے لگے اگر یسوع مسیح خدا کا بیٹا

نہیں تو اس کا باپ کون ہے؟

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''اَلَستُم تعلَمُونَ انَّه' لَا اِلَا یَکُونُ وَ لَد'' اَلَّا وَ یُشبِهُ اَباهُ۔'' کیا تمہیں علم نہیں کہ ہر بیٹا اپنے باپ کے مشابہ

ہوتا ہے انہوں نے عرض کیا۔ یقیناً۔

اس پر حضور ﷺ نے پورے جلال کیساتھ فرمایا:

''اَلَستُم تعلَمُونَ اَنَّ رَ بَّنَا حَیّ لَّا یَمُوتُ وَاِنَّ عِیسیٰ اَتیٰ عَلَیهِ الفَنَآءُ''

(اسباب النزول صفحہ ۵۳ از حضرت ابوالحسن علی بن احمد الواحدی النیسا بوری متوفّٰی ۶۸ھ طبع دوم مصری ۱۹۶۸ء)

یعنی کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب زندہ ہے کبھی نہیں مرتا، مگر حضرت عیسیٰ وفات پا چکے ہیں۔

یہ تقریر کراچی کی مخلص، ایثار پیشہ اور پر جوش داعی الی اللہ جماعت نے مارچ ۱۹۷۹ء میں

شائع کی ۔جس کے ٹھیک چھ سال بعد (۱۴۰۵ھ بمطابق ۱۹۸۵ء) بیروت کے "دارالکتاب العربی" نے اس کا جدید ایڈیشن شائع کیا جس میں آنحضرت ﷺ کے زبان مبارک سے نکلے ہوئے یہ مقدس ومبارک الفاظ (جس کے مقابل فیج اعوج کے زمانہ سے لیکر آج تک کے دہشت گرد ملاؤں کی حیات مسیح سے متعلق تمام کتابوں کی ذرہ برابر بھی حیثیت نہیں) نہایت بے شرمی ، ڈھٹائی اور گستاخانہ طور پر یکسر خارج "اسباب النزول" کر دیئے گئے ۔

دوستو اک نظر خدا کے لئے
سید الخلق مصطفیٰ کے لئے

تفسیر مجمع البیان

مسلمانوں کے فرقہ اثنا عشریہ کے قدیم مفسر الشیخ فضل بن الحسن فضل ابطرسی المشہدی (متوفی ۵۴۸ھ ۱۱۵۳ء) میں تفسیر مجمع البیان میں صورت المائدہ کی آیت "فلما توفیتنی" کی تفسیر میں تحریر فرمایا ہے:۔

"قال الجبائی و فی هذه الاٰیة دلاته علیٰ انه امات عیسیٰ وتوفا ه ثم رفعه' الیه لا نّه بین انه کان شهیداً علیهم مادام فیهم فلما توفاه الله کان هو الشهید علیهم لا ن التوفی لا یستفاد من اطلاقها الا الموت"

(تفسیر مجمع البیان مطبوعہ ایران ۱۸۶۸ء)

یعنی جبائی [1] کہتے ہیں کہ یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ خدا تعالیٰ

[1] محمد بن عبدالوہاب الجبائی البصری المعتزلی متوفی ۳۰۲ھ ۹۱۵ء

نے عیسیٰ کو موت دے کر ان کی روح قبض کر لی پھر ان کا اپنی طرف رفع کیا کیونکہ حضرت عیسیٰ نے خدا کے سامنے یہ بیان دیا کہ وہ اپنی قوم پر اس وقت تک گواہ تھے پھر جب اللہ نے ان کی روح قبض کر لی تو اس کے بعد وہ خود ہی ان پر گواہ تھا کیونکہ مطلق توفّی کے لفظ سے صرف موت ہی مراد ہوتی ہے۔

تفسیر مجمع البیان کا یہ مقام بھی بدل دیا گیا ہے چنانچہ مکتبہ الحیات بیروت ۱۳۸۰ھ ۱۹۱۱ء میں شائع ہونے والے جدید ایڈیشن میں ''اَلـمـوت'' سے قبل لکھا ہوا ''الّا'' کا لفظ حذف کر دیا گیا ہے اور لَانَّ التَّوَفّيِ کے الفاظ سے قبل حاشیہ کتاب سے ''و ھـذا ضعیف'' کے الفاظ متن میں داخل کر دیئے گئے ہیں[1]۔ حذف و الحاق کی چیرہ دستیوں سے سارا مضمون ہی بدل گیا ہے کیونکہ اس صورت میں عبارت کا مفہوم یہ بنتا ہے کہ علامہ جبائی کا یہ قول ضعیف ہے وجہ یہ کہ مطلق ''توفّی'' موت کا فائدہ ہی نہیں دیتی حالانکہ یہ شیخ حسن طبری المشہدی کے منشاء اور محاورہ عرب دونوں کے بالکل برعکس ہے۔

تفسیر الصافی

گیارہویں صدی ہجری کے علماء امامیہ میں حضرت ''العارف المحقق محمد بن المرتضیٰ ملا المحسن الفیض الکاشانی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام نہایت بلند ہے۔ کتاب ''الصافی فی تفسیر القرآن'' آپ ہی کی معرکہ آراء تالیف ہے اس کتاب میں علامہ موصوف (طاب ثراہ) نے آیت خاتم النبیین کی تفسیر میں یہ فیصلہ کن حدیث درج فرمائی ہے۔

---

[1] تفسیر مجمع البیان مطبوعہ بیروت ۱۳۸۰ھ جلد ۷ صفحہ ۲۴۷ (کتاب کا پہلا ایڈیشن خلافت لائبریری ربوہ میں اور نیا ایڈیشن پنجاب یونیورسٹی لاہور لائبریری میں موجود ہے

''انا خاتم الانبیاء و انت یاعلی خاتم الاولیاء''

یعنی میں خاتم الانبیاء ہوں اور اے علی تم خاتم الاولیاء ہو۔ یہ عبارت ۱۸۶۲ سے قبل کے ایرانی ایڈیشن میں موجود ہے مگر ۱۳۳۴ھ اور ۱۳۹۳ھ میں جو نئے ایڈیشن تہران سے شائع کئے گئے ہیں ان میں خاتم الاولیاء کی بجائے متن میں خاتم الاوصیاء لکھ دیا گیا ہے۔

جو فرمان رسالت کی کھلی بے ادبی اور گستاخی ہے۔

ترجمہ خاتم النبیین حضرت شاہ رفیع الدین دہلویؒ

حضرت شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کی بلند شخصیت محتاج تعارف نہیں (المتوفی ۱۲۴۹ھ ۳۴-۱۸۳۳ء) آپ حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی [1] کے دوسرے بیٹے اور یگانہ روزگار اور جلیل القدر عالم اور کئی کتابوں کے مصنف تھے آپ کا عظیم ترین کارنامہ قرآن عظیم کا تحت اللفظ ترجمہ ہے جس کو برصغیر پاک و ہند کے تمام تحت اللفظ ترجمہ میں اولیت زمانی کا فخر حاصل ہے۔ افسوس! یہ تاریخی ترجمہ بھی علماء کی تبدیلی کا نشانہ بننے سے محفوظ نہیں مثلاً اسوقت ہمارے سامنے شیخ غلام علی تاجر کتب کشمیری بازار لاہور کا شائع کردہ ایک ایڈیشن موجود ہے جس پر دس مارچ ۱۹۲۴ء کی تاریخ اشاعت درج ہے۔ اس ایڈیشن کے صفحہ ۵۵۵ پر آیت خاتم النبیین کا ترجمہ درج ذیل الفاظ میں لکھا ہے۔

''نہیں ہے محمد باپ کسی کا مردوں تمہارے میں سے ولیکن پیغمبر خدا کا ہے اور مہر تمام نبیوں پر اور ہے اللہ ہر چیز کو جاننے والا''

---

[1] المتوفی ۱۱۷۶ھ ۱۷۶۲ء

حضرت شاہ رفیع الدینؒ کا اصلی اور قدیم ترجمہ حاجی ملک دین محمد اینڈ سنز تاجران کتب و پبلشرز بازار بل روڈ لاہور نے ۱۳۵۲ھ ۱۹۳۳ء میں شائع کیا جس میں مُہر تمام نبیوں پر کے الفاظ بدل دیئے گئے ہیں اور ان کی بجائے یہ لکھ دیا کہ

''ختم کرنے والا ہے تمام نبیوں کا''

ظاہر ہے کہ ''مہر تصدیق'' اردو کا ایک قدیم اور مستند محاورہ ہے۔ عدالتی دستاویزات کی مہر عدالت سے ''بند ہوا'' نہیں بلکہ جاری ہوا کے الفاظ ثبت کئے جاتے ہیں مشہور دیوبندی عالم جناب شبیر احمد عثمانی صاحب نے اپنی کتاب ''الشہاب'' میں اپنا مؤقف یہ تحریر فرمایا ہے کہ احمدی مرتد ہیں اور ارتداد کی شرعی سزا قتل ہے۔ بایں ہمہ انہوں نے اپنے ترجمہ قرآن میں ''خاتم'' کا ترجمہ مہر ہی کے کئے ہیں اور حاشیہ میں اس کی تفسیر میں فرمایا ہے۔

''جس طرح روشنی کے تمام مراتب عالمِ اسباب میں آفتاب پر ختم ہو جاتے ہیں اسی طرح نبوت و رسالت کے تمام مراتب و کمالات کا سلسلہ بھی روحِ محمد صلعم پر ختم ہوتا ہے۔ بدیں لحاظ کہہ سکتے ہیں کہ آپ رتبی اور زمانہ ہر حیثیت سے خاتم النبیین ہیں اور جن کو نبوت ملی ہے آپ ہی کی مہر لگ کر ملی ہے۔''

(ترجمہ صفحہ ۵۵۰ ناشر نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی)

خلاصہ کلام یہ کہ بزرگان سلف کے قدیم لٹریچر میں ترمیم، حذف اور اضافہ کی کوششیں، مواعظ و خطبات، سیرت و سوانح، تصوف عقائد علم التعبیر اور کلام و حدیث کی کتابوں ہی میں نہیں کی گئی بلکہ قرآن کریم کے ترجمہ اور تفسیر کو بھی ان کا نشانہ بنایا جا چکا ہے۔

اوراگر خدائے ذوالعرش کا وعدہ حفاظت نہ ہوتا تو قرآن مجید کا محرف ومبدل ہونا بھی ممکن تھا مگر کسی ماں نے ایسا بیٹا نہیں جنا جو خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کی لائی ہوئی کتاب کا ایک حرف بلکہ ایک نقطہ یا شعشہ تک کو بدل سکے۔ آسمانی صحیفوں میں یہ واحد کتاب جو صرف کاغذ کے اوراق میں ہی نہیں لاکھوں کروڑوں حفاظ کے سینے میں بھی محفوظ رہی ہے اور قیامت تک رہے گی۔

نہ ہوا سلام کیوں ممتاز دنیا بھر کے دینوں میں
وہاں مذہب کتابوں میں یہاں قرآن سینوں میں

بعض
اصل اور محرّف شدہ نسخوں کے عکس

اگلے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں

قدیم نسخہ

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ

سوار جہانگیر یکراں براق ✦ کہ بگذشت از قصر نیلی رواق

معراج نامہ

کلاں عربی

قادریا حسب

مصنفہ رضا

ملنے کا پتہ عبدالحمید تاجر کتب و پبلشر

نولکھا بازار لاہور

قیمت ۱۲/

بان باراں سال گذشتہ ہوئے کیتا یاد الٰہی
سال بونجہ عمر نبی دی ہی اوس دہاڑے
ماہ رجب دا اہا مہینہ ہویا جدوں فضل سی
چکناں کھیا معراج نبینوں ہویا ماہ رمضانے
کناں کھیا معراج نبی نوں ہویا ماہ شوالے
سارے دانش کر کر تھکے ویلا وقت بیتونے
ماہ رجب دا اہا مہینہ چن تاریخ ستھیویں ۲۷
سروہ صفا اوہ پربت دووین جتھے سی اوہ خانہ
کافر غالب ہوئے نبی تے تا گھر اوس گیا سی
پھوپھی بہت پیاری اہی مخفی جاہلت سوائی
نادل اندر کرتوں خطرہ کھے پھوپھی فرزندا
ہوّل دھان ہساں والا میں آواز کراں گی
بالک محمد سر زنائیں پھوپھی دے دلیری
چپ محمد حرف نہ کیتا ستا نال غمی دے

اول آخر نور نبی دا کلمہ دی بادشاہی
جدوں معراج ہویا سرور نوں ڈھٹے عرش منارے
اکس بزرگ روایت کیتی ماہ ربیع الاول سی
قادر قدرت ہتھ ندا وے ٹریئے کت زمانے
پھیر ربیع الآخر کھیا اکس روایت والے
اوڑک ماہ رجب دا سبھناں اقرار کیتو نے
رات سوار پھوپھی دے خانے ستا ناں غمیں
کعبے جیہا مرتبہ اسدا رتبہ وچ جہاناں
اوہ سرور نائیں پچھن لگی دلوچہ فکر پیا سی
دے دلیری بالک نبی نوں پھوپھی جی کھرائی
جیکوئی اجہ تیر یولا دے کوئی منافق بندہ
جے اوہ پھیر منافق ہووے پھر شمشیر لڑانگی
توں مالک ملک خزانیاں نوالا قرب حضوروں تیری
دھاناں روح جنابے خوابوں مت مکانوں دے

وکت کیتی کمت نبی نوں جو غم ہوئے سارے
رب حکیم اوہناں دا اہا آپ اللہ حق تعالیٰ
دوست خاص حبیب خدا دا کیتا غم بیماری
رب جلت دہیانیا خلقاں تھیں جبرائیل بلایا
رب کھیا ہور دہندے چھوڑ و حضرت جبرائیلا
جان قبض تھیں توں سستائیں حضرت عزرائیلا
جماز و کر و اسماناں اوتے عرشوں گرد اتارو
حوض کوثر تھیں بھر بھر مشکاں اجہ شراب لیاؤ
مشک معطر ظاہر ہووے تیز ہووے وشنائی
حکم کرو اس چرخے تائیں پھر نوں پھیر کھلووے
کھول دیو دروازے اسدے جنتے نور ظہوراں

الٹ اندیشہ منوالا ایہ دلیل گذارے
خواہش جیندی کن فیکونوں بنیا عالم سارا
قدرت نال احوال ہناندا ڈھا رب ستاری
پردہ خالق تیرہ روالا کل خلقاں تے پایا
اسرافیل کھمیں کرناؤں روزیوں میکائیلا
یار میرے دی آمد ہوئی کرو خوشی دا حیلا
کرسی دے سر تاج پہناؤ ہور خیال دسارو
نوری حلے اسماناں اوتے کل جھنکار کراوو
میں یار اپنے نوں قدرت سار جیندی خواہش ہوئی
باجھ نبی دے ایاں تائیں ہور خیال نہ ہووے
خوشی کرو شب قدر نبی دی زیور پہن حوراں

محرف شدہ نسخہ

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

یا اللہ — یا محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

معراج نامہ

مصنفہ قادر یار صاحب

جسکو

شیخ برکت علی اینڈ سنز تاجران کتب و پبلشرز

کشمیری بازار۔ لاہور نے

اپنے علمی پرنٹنگ پریس لاہور میں باہتمام ایم فیروز الدین نے چھاپا

بندر روڈ کراچی

چوہدویں طبقیں ملی دھردی پھریا ہور زمانہ
شہر شرع دا ہویا مرتب پاک محمدؐ یاروں
ابوبکرؓ بنا شہر دی عمرؓ چوکا ندہ آہا
اسم محمدؐ شہر شرع دا اللہ پاک وسایا
مذہم ہوئے بہتر فرقے روشن چار و یاری
جاں یاراں سال گذشتہ ہوئے کیتا یاد الٰہی
سال بونجہ عمر نبی دی آہی اوس دہاڑے
ماہ رجب دا آہا مہینہ ہویا جدوں فضل سی
ہکناں کہیا معراج نبیؐ نوں ہویا ماہ شوالے
ہکناں کہیا معراج نبیؐ نوں ہویا ماہ رمضانے
سارے دانش کر کر تھکے ویلا وقت بیتونے
ماہ رجب دا آہا مہینہ چن تاریخ ستیویں
مردہ صفا اوہ پربت دونویں جتھے سی اوہ خانہ
کافر غالب ہوئے نبی تے تاں گھر اوس گیا سی
پھوپھی بہت پیارے آہے مخفی جا گہ سوہائے
نادن اندر کر توں خطرہ پھوپھی کہے فرزندا
پاک محمدؐ سرور تائیں پھوپھی دے دلیری
چپ محمدؐ حرف نہ کیتا ستا نال غمی دے
ادکھت پہونچی بہت نبیؐ نوں رجوع ہوئے غم سارے
رب رحیم اونہاندا آہا آپ اللہ حق تعالٰے
اوہ دوست خاص حبیب خدا دا کیتا غم بیماری
رب چک درمیان لیا خلقاں تھیں جبرائیل بولایا
رب کہیا ہور دھندے چھڈو حضرت جبرائیلا
جان قبض تھیں توں ستائیں حضرت عزرائیلا
حوض کوثر تھیں بھر بھر مشکاں اج شراب لیاؤ
مشک معطر ظاہر ہووے تیز ہووے روشنائی
حکم کرو اس چرخے تائیں پھرنوں ٹھہر کھلووے

کھتے راج رزالیاں کولوں تخت ملے سلطاناں
بانگ بلند بلائے دتی کلمہ شکر گذارو
چھت لتے عثمانؓ غنی ہے درتے حضرت شاہا
مسلم ہویا نال ایمانے نہ کوئی اندر آیا
قادر بخشا کہو دل کلمہ ہویا رب ستاری
اول آخر نور نبی دا کلمے دی بادشاہی
جدوں معراج ہویا سرور نوں ڈٹھے عرش منارے
اکس بزرگ روایت کیتی ماہ ربیع الاول سی
پھیر ربیع الاول کہیا اکس روایت والے
قادر قدرت ہتھ نہ آوے ٹریئے کت زبانے
اوڑک ماہ رجب دا سبھناں آ اقرار کیتونے
رات سوار پھوپھی دے خانے ستے نال غمیویں
کعبے جیہا مراتب اسدا آہا وچ جہاناں
اوہ سردار عرب دا تائیں دل وچ فکر پیاسی
دے دلیری پاک نبی نوں پھوپھی جی ٹھہرائے
جیکو اج تیرے دل آوے کون منافق بندا
توں مالک ملک خزانیاں والا قرب حضوروں تیری
دھانا روح جنابی خوابوں ست سمیت چلیندے
اک اندیشہ امت رہیا ایہہ دلیل گذارے
خواہش جیندی کن فیکونوں بنیاں عالم سارا
قدرت نال احوال اونہاندا ڈٹھا آپ ستاری
پردہ خالق نیندر والا کل خلقاں تے آیا
اسرافیل تھمی کرناؤں روز یوں میکائیلا
یار میرے دی آمد ہوئی کرو خوشی دا حیلا
نوری حلے آسماناں تے کل سنگار کراؤ
میں یار اپنے نوں قدرت ساں جس دی خواہش آہی
باہجہ نبی دے آیاں تائیں ہور خیال نہ ہووے
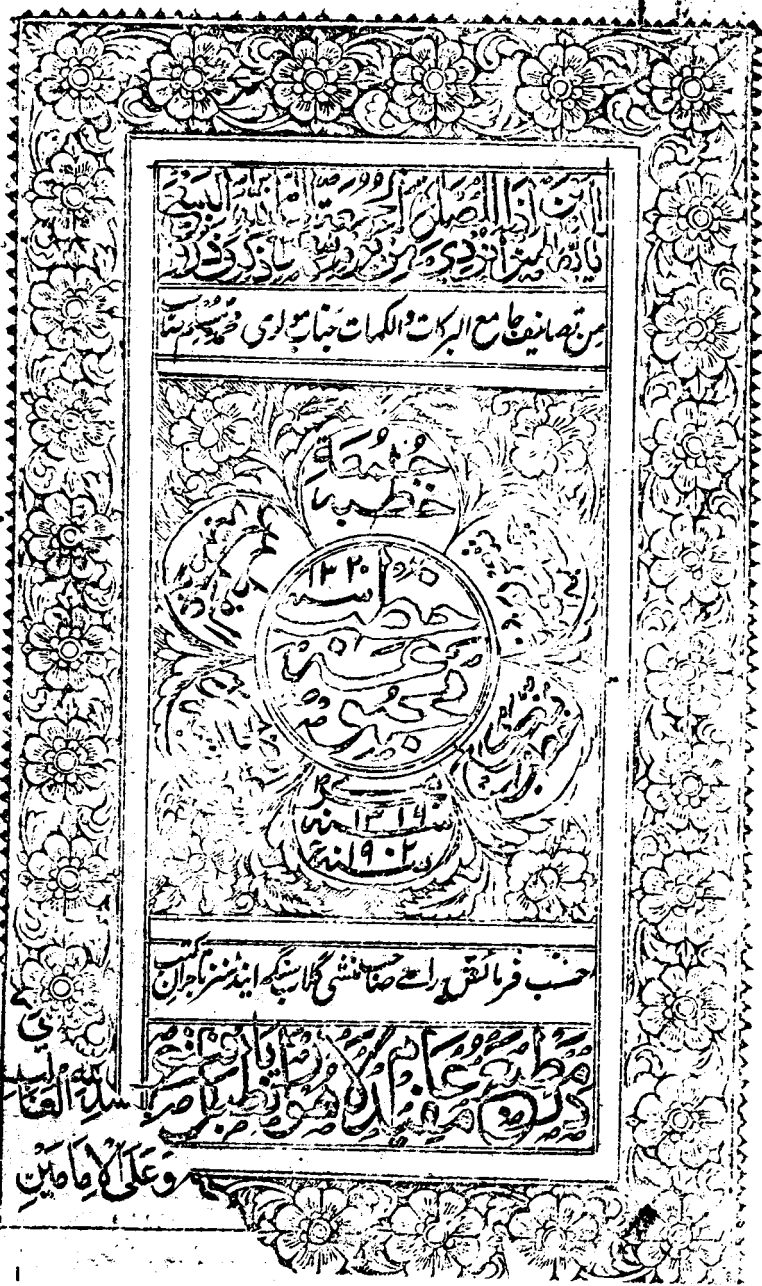
قدیم نسخہ

من تصانیف جامع البرکات والکمالات جناب مولوی محمد
۱۳۲۰
۱۹۰۲
حسب فرمائش لالہ رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز تاجران کتب

پڑھو نمازاں روزے رکھو چنگے عمل کماؤ
سجدہ کرو نہ مول کسے نوں باجھوں ذات الٰہی
میلے مجلس اندر جاون جائز ناہیں بھائی
شرع نبیؐ دے اوپر چلو نیکی خیر کماہو۔
سنگو سب مرلوان استھیں ہے اوہ دیون ہارا
ایسے عمل کماؤ جستھیں اللہ ہووے راضی
جو کجھ پاک نبیؐ فرمایا راضی ہو کے کریو۔
مکر فریب نفس دیکوں منگ پناہ الٰہی
جسنوں رب ہدایت بخشے کون بھلاوے راہوں
نیک بیان کرو وچہ دنیا بدی نکر ہو کوئی
آدمؑ شیثؑ خلیلؑ سلیماںؑ نوحؑ ادریسؑ سہارے
اسمٰعیلؑ اسحٰقؑ زکریاؑ موسیٰؑ عیسیٰؑ نالے
نبی حبیب محمدؐ صاحب اوہ لدسد ہارے
واحد رب رسول محمدؐ یاری منگ الاہوں
مسلم عاصی بندہ تیرا بخشیں ایس غفارا

حسد بخیلی وڈہی رشوت ہرگز مول نہ کھاؤ
چوکی قدمیں کدی نہ جاہو کرہو دور سیاہی
عورت مرد جو جان ننگا ہے ایہہ بھی شرک الٰہی
غیر شرع جو رستہ ہووے اس ول مول نجاہو
عزت ذلت ہتھ اوسدے کرسی اوہ نستارا
دلو چہ شوق اللہ دا رکھو کرہو دور مجازی
وچہ قبر دے پوسن گرزاں اس عذابوں ڈریو
نیکی دی توفیق دیوے رب ورکرے گمراہی
بخشش دی امید ہمیشہ یاری منگ الاہوں
وچہ قبر دے روز قیامت مسلم حالت ہوئی
یوسفؑ تے سلطان سکندر لنگھے ہین ایہہ سارے
ہور الیاسؑ داؤدؑ پیغمبر ہیتے اجل پیالے
حرماںؓ تے اصحاباںؓ نالوں توں ہیں کون بچایا
ایتھے اوتھے دوہیں جہانیں خیر ہووے درگاہوں
اجہوں تکیہ تیرے میرا نہیں ہے ہور سہارا

بَارَكَ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَ
الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ درمیان بنشیند وباز
برخاستہ بخواند اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ
وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ

محرف شدہ نسخہ

مجموعہ خطب پنجابی

من تصنیف

محمد مسلم

ملنے کا پتہ

شیخ سراج الدین اینڈ سنز
تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

قیمت

جو دنیا دے وچہ کمایا ہتھ تساڈے آیا
پڑھو نمازاں دل اہل مومن دل نفس نوں کھو
دھکے کن سنو اسے مومن آکھاں بات چنگیری
ہو کم ہتھاں نال نہ کریو جا آکہ بُری نہ جاپے
ہور زبان رکھیں وا زونہ دل دے وچہ سیاں
پڑھو نمازاں روزے رکھو چنگے عمل کماؤ
سچا دکر و نہ مُول کسے نوں باجھوں ذات الہٰی
میلے مجلس اندر جانا جائز ناہیں بھائی
شرع نبی دسے اوپر چلو نیکی خیر کماؤ
منگو سب مراداں تسیں ہے اوہ دیون ہارا
ایسے عمل کماؤ جس تھیں اللہ ہووے راضی
جو کجھ پاک نبی فرمایا راضی ہوسکے کریئے
مکر فریب نفس دے کولوں منگ پناہ الٰہی
جس نوں رب ہدایت بخشے کون بھلاوے ہوں
نیک اعمال کرو وچہ دُنیا بدی نہ کریو کوئی
آدم شیث خلیل سلیمان نوح ادریس سارے
اسمٰعیل اسحٰق نہ رہیا ہارون موسیٰ نالے
نبی حبیب محمد صاحب اوہ بھی لد سدھارے
واحد رب رسول محمد یاری منگدا ہوں
مسلم عاصی بندہ تیرا بخشیں ایس غفارا

جیہڑا دنیا وچہ میرا آیا پر سا کرکے کھلایا
سا تھہ زبان نہ چغلی غیبت مندی نظر نہ تکو
بخشش منگو اللہ کولوں نیت نیک چنگیری
ایہہ ہتھاں سیئں واہی روزہ تینوں آکھ سنائیے
جھوٹ نہ بولو بُرا نہ آکھو غیراں بُرا نہ جانو
حسد بخیلی، وڈّی، رشوت ہرگز مول نہ کھاؤ
چوری قدمی کدی نہ جاؤ کریو دور سیاہی
غیبت مردہ بھائی تکّا سہہ نہ ہی تُنکسا الٰہی
بے شرع بیہودہ سستے ہوسکے اس تھیں جاؤ
عزت ذلت ہتھ اوسے دے کرسی اوہ نتارا
دل وچہ شوق اشعار لکھو کر یوں دو رمجازی
وچہ قبر دے پُرسش گرز نال اس عذابوں ڈریئے
نیکی دی توفیق دیوی سب دُور کرے گمراہی
بخشش دی اُمید ہمیشہ یاری منگدا ہوں
وچہ قبر دے روز قیامت مسلم حالت ہونی
یوسف تے سلطان سکندر لنگھ گئے اوہ سارے
لوط اتے داؤد پیغمبر پیتے اجل پیالے
حوراں تے اصحاباں نالوں ایں توں کون بچارے
ایتھے اوتھے دوہیں جہانیں خیر پوے در گاہوں
باجھوں تکیہ تیرے دا میرا نہیں سہارا

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ

وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

قدیم نسخہ

الجزء الاول

من تعطير الانام في تعبير المنام تأليف مولانا الشيخ الامام
والبحر الهمام شيخ العارفين ومربي السالكين
قطب الزمان ومرشد الأوان سيدنا
وأستاذنا الشيخ عبد الغني النابلسي
قدس الله سره ونفعنا به
وبعلومه
آمين

وبهامشه الكتاب المسمى بمنتخب الكلام في تفسير الاحلام
للامام الهمام سيدنا ومولانا محمد بن سيرين نفعنا الله به آمين

ـل مبيعه بمكتبة ملتزمه
حضرة الشيخ محمد علي المليجي الكتبي الشهير
قريبا من الجامع الأزهر المنير بمصر

...ر عالجها فلم تقدر عليها ثلاث مرات ثم قدرت عليها في الرابعة قال نعم وأصغى اليه فقال في الرؤيا شيء قال ما هو قال كانت هناك شريطة من
...ارية قال صدقت والله فكيف علمت قال ان اسم الطائر طيطوى (قال ابن قتيبة) رضي الله عنه يجب على العابر التثبت فيما يرد عليه وترك
...عسف ولا يأنف من أن يقول لما يشكل عليه لا أعرفه وقد كان محمد بن سيرين امام الناس في هذا الفن وكان ما يسئل عنه أكثر مما يفسر
(...حدث الاصمعي) عن أبي المقدام أو قرة بن خالد قال كنت أحضر ابن سيرين يسئل عن الرؤيا فكنت أحزره يعبر من كل أربعين واحدة
(قال ابن قتيبة) وتفهم كلام صاحب الرؤيا وتبينه ثم اعرضه على الاصول فان رأيته كلاما صحيحا يدل على معان مستقيمة يشبه بعضها بعضا
...برت الرؤيا بعد مسئلتك الله تعالى أن يوفقك للصواب وان وجدت الرؤيا تحتمل معنيين متضادين نظرت أيهما أولى بالفاظها وأقرب من
...الها فحملتها عليه وان رأيت الاصول صحيحة وفي خلالها أمور لا تنتظم ألقيت حشوها وقصدت الصحيح منها وان رأيت الرؤيا كلها مختلطة
لا تلتئم على الاصول علمت أنها من الاضغاث فأعرض عنها وان اشتبه عليك الامر سألت الله تعالى كشفه ثم

(٩)

سألت الرجل عن ضميره في سفره ان رأى السفر وفي صيده ان رأى الصيد وفي كلامه ان رأى الكلام ثم قضيت بالضمير فان لم يكن هناك ضمير أخذت بالاشياء على ما بينت لك وقد تختلف طبائع الناس في الرؤيا ويجرون على عادة فيها فيعرفونها من أنفسهم فيكون ذلك أقوى من الاصل فينزل على عادة الرجل ويترك الاصل وقد تصرف الرؤيا عن أصلها من الشر بكلام الخير والبر وعن أصلها من الخير بكلام الرفث والشر فان كانت الرؤيا تدل على فاحشة وقبيح سترت ذلك وورّيت عنه بأحسن ما تقدر على ذلك من اللفظ وأسررته الى صاحبها كما فعل ابن سيرين حين سئل عن الرجل الذي يقفأ بيضا من رؤسه فيأخذ بياضه

ويدع صفرته فانك لست من الرؤيا على يقين وانما هو حدس وترجيح الظنون فاذا أنت دهت
السائل بقبيح ألحقت به شائبة لعلها لم تكن ولعلها ان كانت منه أن يرعوى ولا يعود (واعلم) أن أصل الرؤيا جنس وصنف وطبع فالجنس
الشجر والسباع والطير وهذا كله الاغلب عليه أنه رجال والصنف أن يعلم صنف تلك الشجرة من الشجر وذلك السبع من السباع وذلك الطائر
من الطيور فان كانت الشجرة نخلة كان ذلك الرجل من العرب لان منابت أكثر النخل بلاد العرب وان كان الطائر طاوسا كان رجلا من العجم
وان كان ظليما كان بدويا من العرب والطبع أن تنظر ما طبع تلك الشجرة فتقضي على الرجل بطبعها فان كانت الشجرة جوزا قضيت على
رجل بطبعها بالعسر في المعاملة والخصومة عند المناظرة وان كانت نخلة قضيت عليها بانها رجل نفاع بالخير مخصب سهل حيث يقول الله عز وجل
شجرة طيبة أصلها ثابت وفرعها في السماء يعني النخلة وان كان طائرا علمت انه رجل ذو أسفار كحال الطير ثم نظرت ما طبعه فان كان طاوسا كان
رجلا أعجميا ذا جمال ومال وكذلك ان كان نسرا كان ملكا وان كان غرابا كان رجلا فاسقا غادرا كذابا لقول النبي صلى الله عليه وسلم ولان نوحا
عليه السلام بعثه ليعرف حال الماء أنضب أم لا فوجد جيفة طافية على الماء فوقع عليها ولم يرجع فضرب به المثل وقيل ان أبطأ عليك أو

كأنه قائم بين يدي الله تعالى ينظر اليه فان كان الرائي من الصالحين فرؤياه رؤيا رحمة وان لم يكن من الصالحين
فعليه الحذر من ذلك وان رأى كأنه يناجيه أكرم بالقرب وحبب من الناس وكذلك لو رأى انه ساجد بين
يدي الله تعالى (ومن رأى) كأنه يكلمه من وراء حجاب حسن دينه وأدى أمانته ان كانت في يده وقوي سلطانه
وان رأى انه يكلمه من غير حجاب فانه يكون ذا خطيئة في دينه فان كسا ثوبا فهو هم وسقم ما عاش ويستوجب
ذلك الاجر الكبير فان رأى كأن الله تعالى سماه باسمه واسم آخر علا أمره وغلب أعداءه فان رأى أن الله تعالى
ساخط عليه دل على سخط والديه عليه (ومن رأى) ان أبويه ساخطان عليه دل ذلك على سخط الله تعالى
عليه (ومن رأى) أن الله تعالى غضب عليه فانه يسقط من مكان رفيع ولو رأى انه سقط من حائط أو سماء أو
جبل دل ذلك على غضب الله تعالى (ومن رأى) مثالا أو صورة فقيل له انه الهك وظن أنه الهه فعبده وسجد له فانه
منهمك في الباطل على ظن أنه حق (ومن رأى) ان الله تعالى يصلي في مكان فان رحمته ومغفرته تحل بذلك
المكان والموضع الذي كان يصلي فيه (ومن رأى) الله تعالى يقبله فان كان من أهل الصلاح والخير فانه يعمل
على طاعته تعالى وتلاوة كتابه أو يلقن القرآن وان كان بخلاف ذلك فهو مبتدع (ومن رأى) الله تعالى
ناداه فأجابه فانه يحج ان شاء الله تعالى وأما تجليه على المكان المخصوص فربما دل على عمارته ان كان خرابا
أو على خرابه ان كان عامرا وان كان أهل ذلك ظالمين انتقم منهم وان كانوا مظلومين نزل بهم العدل وربما دلت
رؤيته تعالى في المكان المخصوص على ملك عظيم يكون فيه أو يتولى أمره جبار شديد أو يقدم الى ذلك
المكان عالم مفيد أو حكيم خبير بالمعالجات وأما الخشية من الله تعالى في المنام فانها تدل على الطمأنينة
والسكون والغنى من الفقر والرزق الواسع (ومن رأى) كأنه صار الحق سبحانه وتعالى اهتدى الى الصراط
المستقيم (ومن رأى) كأن الحق تعالى يهدده ويتوعده فانه يرتكب معصية (استعاذة) من رأى انه يكثر
الاستعاذة بالله من الشيطان في المنام فانه يرزق علما نافعا وهدى وأمنا من عدوه وغنى من الحلال وان كان
مريضا أفاق من مرضه خصوصا ان كان يصرع الجان وربما دلت الاستعاذة على الامن من الشر بملك الحائض
والطهارة من النجس أو الاسلام بعد الكفر (آيات القرآن) فان كانت آيات رحمة فان كان القارئ ميتا فهو
في رحمة الله تعالى وان كانت آيات عقاب فهو في عذاب الله تعالى وان كانت آيات انذار وكان الرائي حيا
حذرته من ارتكاب مكروه وان كانت آيات مبشرات بشرته بخير (ومن رأى) انه يقرأ آية رحمة فاذا وصل
الى آية عذاب عسر عليه قراءتها أصاب فرجا (ومن رأى) انه يقرأ آية عذاب فاذا وصل الى آية رحمة لم

محرف شده نسخه

تأليف

الأستاذ الشيخ عبد الغنى النابلسى

(١٠٥٠ — ١١٤٣)

وبهامشه كتابان

(أولهما) بأسفل الصحيفة :

منتخب الكلام فى تفسير الأحلام

لمولانا محمد بن سيرين من علماء القرن الأول الهجرى

(ثانيهما) بجانب الصحيفة :

الإشارات فى علم العبارات

لسيدى خليل بن شاهين الظاهرى من علماء القرن التاسع الهجرى

الجزء الأول

الله تعالى نزل على أرض أو مدينة أو قرية أو حارة أو نحو ذلك يدل على أن الله تعالى ينصر أهل ذلك المكان ويظفرهم على الأعداء فان كان فيها قحط يدل على الخصب وإن كان فيها خصب زاد الله خصبها ويرزق أهلها التوبة ، ومن رأى أن الله تعالى نور وهو قادر على وصفه فانه يدل على أن الله تعالى سماه باسم آخر ويحصل له شرف وعظمة ، ومن رأى أن الله قال له تعالى إليّ يدل على قرب أجله ، ومن رأى أن الله تعالى غضب على أهل مكان يدل على أن قاضي ذلك المكان يميل في القضاء وأنه يظلم الرعية أو عامله يكون غير متدين وإن كان الرائي سارقا قطعت يده ورجله ويدل على أن الرائي يكون مذنبا أيضا وأهلا للعقوبة ويقع في ذلك المكان بلاء وفتنة وقتل ، ومن رأى أن الله تعالى على صورة رجل معروف يدل على أن ذلك الرجل قاهر وعظيم ومن رأى أن الله تعالى في المقابر يدل على نزول الرحمة على أهل تلك المقابر ، ومن رأى أن الله تعالى على صورة وهو يسجد لها فانه يفتري على الله تعالى ، ومن رأى أنه يسب الله تعالى يكون كافرا بنعمة الله تعالى وساخطا لقضائه وحكمه ومن رأى أن الله تعالى جالس على سرير أو مضطجع أو نائم أو غير ذلك مما لا يليق في حقه جل وعز يدل على أن الرائي يعصي الله تعالى ويصاحب الأشرار . وقال جعفر الصادق رضي الله تعالى عنه رؤيا الله تعالى في المنام تؤول على سبعة أوجه حصول نعمة في الدنيا وراحة في الآخرة وأمن وراحة ونور وهداية وقوة للدين والعفو والدخول إلى الجنة بكرمه ويظهر العدل ويقهر الظالمة في تلك الديار ويعز الرائي ويشرفه وينظر

الله تعالى فانه جاحد لنعمته غير راض بما قسم الله له من الرزق ومن رأى كأنه قائم بين يدي الله تعالى ينظر إليه فان كان الرائي من الصالحين فرؤياه رؤيا رحمة وإن لم يكن من الصالحين فعليه الحذر من ذلك وإن رأى كأنه يناجيه أكرم بالقرب وحبب من الناس وكذلك لو رأى أنه ساجد بين يدي الله تعالى ومن رأى كأنه يكلمه من وراء حجاب حسن دينه وأدى أمانته إن كانت في يده وقوي سلطانه وإن رأى أنه يكلمه من غير حجاب فانه يكون ذا خطيئة في دينه فان كساه ثوبا فهو همّ وسقم ما عاش ويستوجب بذلك الأجر الكبير فان رأى كأن الله تعالى سماه باسمه واسم آخر علا أمره وغلب أعداءه فان رأى أن الله تعالى ساخط عليه دل على سخط والديه عليه ومن رأى أن أبويه ساخطان عليه دل ذلك على سخط الله تعالى عليه ومن رأى أن الله تعالى غضب عليه فانه يسقط من مكان رفيع ولو رأى أنه سقط من حائط أو سماء أو جبل دل ذلك على غضب الله تعالى ومن رأى مثالا أو صورة فقيل له إنه إلهك أو ظن أنه إلهه فعبده وسجد له فانه منهمك في الباطل على ظن أنه حق ومن رأى الله تعالى يصلي في مكان فان رحمته ومغفرته تجيء في ذلك المكان والموضع الذي كان يصلي فيه ومن رأى الله تعالى يقبله فان كان من أهل الصلاح والخير فانه يقبل على طاعته تعالى وتلاوة كتابه أو يأتي القرآن وإن كان بخلاف ذلك فهو مبتدع ومن رأى الله تعالى ناداه فأجابه فانه يحج إن شاء الله تعالى وأما تجليه على المكان المخصوص فربما دل على عمارته إن كان خرابا أو على خرابه إن كان عامرا وإن كان أهل ذلك ظالمين انتقم منهم وإن كانوا مظلومين نزل بهم العدل وربما دلت رؤيته تعالى في المكان المخصوص على ملك عظيم يكون فيه أو يتولى أمره جبار شديد أو يقدم إلى ذلك المكان عالم مفيد أو حكيم خبير بالمعالجات . وأما الخشية من الله تعالى في المنام فانها تدل على الطمأنينة والسكون والغنى من الفقر والرزق الواسع ومن رأى كأنه سار إلى الحق سبحانه وتعالى اهتدى إلى الصراط المستقيم ومن رأى كأن الحق تعالى يهدده ويتوعده فانه يرتكب معصية .

استعاذة : من رأى أنه يكثر الاستعاذة بالله من الشيطان في المنام فانه يرزق علما نافعا وهدى

كشقيقه لاشتراكه معه في الأبوة والنسب والبطن وكسميه وجاره ونظيره فلا تصح الشركة إلا بوجهين فصاعدا وليس تنتقل الرؤيا أبدا برأسها عمن رؤيت له إلا أن لا تليق به معانيها ولا يمكن أن ينال مثله موجبها ولا أن ينزل به دليلها أو يكون شريكه فيها أحق بها منه بدليل يرى عليه وشاهد في اليقظة والنظر يزيد عليه كدلالة الموت لا تنتقل عن صاحبها إلا أن يكون سليم الجسم في اليقظة وشريكه مريضا فيكون لمرضه أولى بها منه لدنوه من الموت واشتراكه معه في التأويل فلذلك يحتاج العابر إلى أن يكون كما وصفوا أديبا ذكيا فطنا نقيا تقيا عارفا بحالات الناس وشمائلهم وأقدارهم وهيئاتهم يراعي ما تتبدل مرائيه وتتغير فيه عبارته عند الشتاء إذا ارتحل ومع الصيف إذا دخل عارفا بالأزمنة وأمطارها ونفعها ومضارها وبأوقات ركوب البحار وأوقات ارتجاجها وعادة البلدان وأهلها وخواصها وما يناسب كل بلدة منها وما يجيء من ناحيتها كقول القتبي في الجاورس ربما دل على قدوم غائب من اليمن لأن شطر اسمه جا والورس لا يكون إلا من اليمن عارفا بتفصيل المنامات